SUN.2.Augest.2026
VOLUME:22 NO:180
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ
قائم شدہ: مئی Established: May 1994
روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 2/ اگست 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 180
18/ صفر المظفر 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی ایڈ)
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)

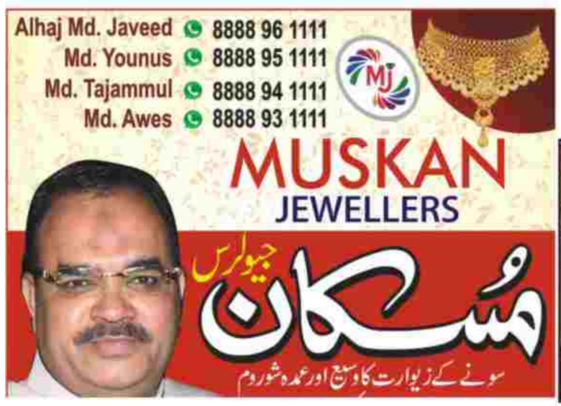

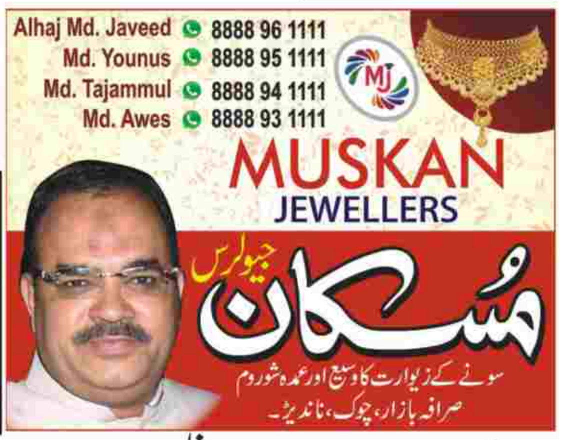

گزشتہ 3 سال کے دوران خلیجی ممالک میں

4124 ہندوستانیوں کی موت

حکومت نے پارلیمنٹ میں فراہم کی معلومات

نئی دہلی: نوکری اور بہتر مستقبل کی تلاش میں ہر سال لاکھوں ہندوستانی سعودی عرب، یو اے ای، کویت، عمان، بحرین اور دیگر خلیجی ممالک کا رخ کرتے ہیں۔ وہاں کام کر رہے ہندوستانی اپنے خاندانوں کو مالی مدد فراہم کرنے کے ساتھ ملک کی معیشت میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ دوسری جانب پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے تازہ ترین اعداد و شمار نے ایک سنگین تصویر پیش کی ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق 2023 سے 2025 کے درمیان بیرون ملک میں بڑی تعداد میں ہندوستانی شہریوں کی موت ہوئی ہے۔ ان میں خودکشی کے معاملات کی تعداد تشویشناک ہے اور ایسے معاملات میں سب سے زیادہ حصہ خلیجی ممالک کا رہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق اس مدت کے دوران خلیجی ممالک میں خودکشی اور دیگر وجوہات کی وجہ سے مجموعی طور پر 4124 ہندوستانیوں کی موت ہوئی ہے۔ اسی طرح گزشتہ 3 سالوں میں بیرون ملک جان گنوانے والے ہندوستانیوں کی مجموعی تعداد 39 ہزار سے زائد رہی۔ فی الحال خلیجی ممالک میں تقریباً ایک کروڑ ہندوستانی رہ رہے ہیں۔ وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس کے دوران لوک سبھا میں بتایا کہ 2023 سے 2025 کے درمیان بیرون ملک ہندوستانی شہریوں کی جانب سے خودکشی کے مجموعی طور پر 1900 سے زائد واقعات درج کیے گئے۔ ان میں سے 70 فیصد سے زیادہ معاملات خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ممالک سے وابستہ ہیں۔ اس کے بعد ملیشیا میں 131 اور امریکہ میں 62 کیسز درج کیے گئے۔ اٹلی، کناڈا اور برطانیہ میں بھی اسی مدت کے دوران 30 سے زائد معاملات سامنے آئے۔ حالانکہ حکومت نے ان واقعات میں اضافے کی کوئی خاص وجہ نہیں بتائی ہے، لیکن ہندوستانیوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کا بھروسہ دلایا ہے۔ وزارت خارجہ کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ 3 سالوں میں خلیجی ممالک میں کل 1340 ہندوستانی شہریوں نے خودکشی کی۔ ان میں متحدہ عرب امارات میں 511، سعودی عرب میں 354، کویت میں 162، عمان میں 146، بحرین میں 101 اور قطر میں 66 واقعات درج کیے گئے۔ اسی مدت کے دوران، دیگر وجوہات کی بنا پر خلیجی ممالک میں 2784 ہندوستانیوں کی موت ہوئی۔ ان میں متحدہ عرب امارات میں 1092 اور سعودی عرب میں 1040 اموات درج کی گئیں۔ یہ اعداد و شمار وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے کانگریس کے اراکین پارلیمنٹ ستپال برہمچاری اور جے پرکاش کے سوال کے جواب میں لوک سبھا میں پیش کیے۔ حکومت کی جانب سے پہلے جاری کردہ اعداد و شمار کے موازنہ میں بیرون ملک رہنے والے ہندوستانیوں کی خودکشی کے واقعات میں اضافہ درج کیا گیا ہے۔ 2022 میں وزارت خارجہ نے پارلیمنٹ کو بتایا تھا کہ 2014 سے 2022 کے درمیان بیرون ملک ہندوستانی شہریوں کی خودکشی کے 4005 معاملات سامنے آئے تھے۔ حکومت نے بتایا کہ بیرون ملک کام کرنے والے ہندوستانی مزدوروں کے تحفظ کے لیے پرواسی بھارتیہ بیمہ یوجنا (پی بی بی وائی) نافذ ہے۔ یہ منصوبہ ای سی آر کیٹیگری کے تمام کارکنان کے لیے لازمی ہے۔ اس کے تحت حادثاتی موت یا مستقل معذوری کی صورت میں 10 لاکھ روپے تک کا انشورنس کور ملتا ہے۔ یہ سہولت 2 سال کے لیے 275 روپے اور 3 سال کے لیے 375 روپے کے پریمیم پر فراہم کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی دیگر فوائد دیے جاتے ہیں۔ حکومت نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ بیرون ملک ہندوستانی شہریوں کی موت کی وجوہات میں قدرتی موت، کام کی جگہ پر حادثات، خودکشی، جرائم اور دیگر وجوہات شامل ہیں۔ کام کی جگہ پر ہونے والے حادثات کے معاملات میں بھی خلیجی ممالک سب سے آگے رہے۔ سعودی عرب میں 182 اور متحدہ عرب امارات میں 128 ہندوستانیوں کی موت کام کی جگہ پر ہوئی۔ اس کے علاوہ امریکہ، کناڈا، سنگاپور اور مالدیپ میں بھی کام کی جگہوں پر پیش آنے والے حادثات میں کئی ہندوستانیوں کی جانیں گئیں۔ حکومت نے کہا کہ بیرون ملک مقیم اور وہاں کام کرنے والے ہندوستانی شہریوں کے تحفظ، انشورنس اور مدد کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ مختلف ممالک کے ساتھ تال میل بڑھا کر ہندوستانی کارکنوں کے مفادات کے تحفظ اور ان کی سیکورٹی کے لیے ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

ہریانہ: ایس آئی آر کے پہلے مرحلے کے بعد ووٹر لسٹ سے

تقریباً 34 لاکھ نام خارج، ڈرافٹ فہرست جاری

حصار: (ایجنسیز) ہریانہ میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے پہلے مرحلے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ کام پورا ہونے کے بعد ریاست کی تمام 90 اسمبلی سیٹوں کے لیے ووٹر لسٹ کا ڈرافٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ تقریباً 34 لاکھ ووٹرس زمینی سطح پر موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے ان کے نام ووٹر لسٹ سے کاٹ دیے گئے ہیں۔ جمعہ (31 جولائی) کو جاری ہونے والے آفیشیل بیان کے مطابق 20629 بوتھ لیول افسران (بی ایل او) نے 2.06 کروڑ سے زائد ووٹرس کے درمیان فارم تقسیم کیے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 24 جولائی تک مجموعی طور پر 20655929 ووٹرس میں سے 17272627 ووٹرس نے اپنے فارم جمع کروا دیے۔ اس سے ایس آئی آر کے اس مرحلے میں ووٹرس کی بڑے پیمانے پر شرکت کو ظاہر کرتا ہے۔ ایس آئی آر کے دوران 24.13 لاکھ ووٹرس ایسے پائے گئے جو مستقل طور پر کسی دوسری جگہ منتقل ہو چکے تھے، غیر حاضر تھے یا دیگر زمروں میں آتے تھے۔ اس کے علاوہ 7.66 لاکھ لوگوں کی موت ہو چکی ہے، جبکہ 2.04 لاکھ ووٹرس ایک سے زیادہ مقامات پر ووٹر لسٹ میں درج پائے گئے۔ الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ جن حقیقی ووٹرس کے نام کسی وجہ سے ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہو سکے ہیں، وہ 31 جولائی سے 30 اگست تک جاری رہنے والی دعووں اور اعتراضات کی مدت کے دوران طے شدہ ڈیکلریشن فارم کے ساتھ فارم-6 جمع کروا کر اپنا نام شامل کرانے کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے واضح کیا ہے کہ جو ووٹرس ایک سے زیادہ مقامات کی ووٹر لسٹ میں درج پائے گئے ہیں، ان کا نام صرف ایک ہی مقام کی لسٹ میں رکھا جائے گا۔ دعووں اور اعتراضات کے تصفیے کی کارروائی 31 جولائی سے 28 ستمبر تک جاری رہے گی۔ اس کے بعد 3 اکتوبر کو حتمی ووٹر لسٹ شائع کی جائے گی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہریانہ میں ایس آئی آر کا عمل زیادہ سے زیادہ عوامی شرکت، تمام اہل ووٹرس کی مکمل شمولیت اور ہر مرحلے پر شفافیت یقینی بنانے کے مقصد سے چلایا گیا۔ الیکشن کمیشن کے بیان کے مطابق اس مہم کی کامیابی کا سہرا ہریانہ کے تمام 23 اضلاع کے ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسرز (ڈی ای او 90)، الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (ای آر او) 1594 اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (اے ای آر او) 2244 بی ایل او سپروائزرز اور 20629 پولنگ اسٹیشنوں پر تعینات 20629 بوتھ لیول افسران (بی ایل او) کی مشترکہ کوششوں کو جاتا ہے۔ رضا کاروں نے بھی اس مہم میں تعاون کیا۔

مسوری میں سخت سیکورٹی کے درمیان مزار پر چلا بلڈوزر، حالات کشیدہ

مسوری: (ایجنسیز) اتراکھنڈ میں مذہبی ڈھانچوں اور تجاوزات کے خلاف مہم زور و شور سے جاری ہے۔ اس مہم کے تحت آج مسوری کے لکشمن پوری علاقہ میں انتظامیہ نے قدیم مزار کو بلڈوزر سے منہدم کر دیا۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ انتظامیہ اور مسوری-دہرادون ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی ڈی اے) کی مشترکہ ٹیم نے قدیم قبرستان احاطہ میں تیار مبینہ طور پر ناجائز نماز والی جگہ پر بلڈوزر چلایا ہے۔ اس کارروائی کے بعد علاقے میں کشیدگی والے حالات بن گئے اور احتجاجی مظاہروں کے سبب مسوری-دہرادون شاہراہ پر کچھ وقت کے لیے ٹریفک جام لگ گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مقامی انتظامیہ کی ٹیم بلڈوزر کارروائی کے لیے کثیر پولیس فورس کے ساتھ لکشمن پوری میں اس جگہ پہنچی جہاں تقریباً 200 سال قدیم قبرستان احاطہ میں مزار موجود تھا۔ افسران کا کہنا ہے کہ قبرستان احاطہ میں بنا یہ ڈھانچہ تجاوزات کے زمرہ میں آتا تھا، جس کی وجہ سے اصولاً اسے ہٹانے کی کارروائی کی گئی۔ انہدامی کارروائی کے دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے، اس کے لیے بڑی تعداد میں پولیس فورس اور انتظامیہ کے افسران کی تعیناتی کی گئی تھی۔ اس بلڈوزر کارروائی کے بعد مقامی مسلم طبقہ کے لوگ احتجاج میں سڑک پر اتر آئے۔ مظاہرین نے مسوری-دہرادون شاہراہ پر جام لگا کر انتظامیہ اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ ان کا کہنا تھا کہ جس ڈھانچہ کو ہٹایا گیا ہے، وہ مسجد یا مزار نہیں تھی بلکہ قبرستان میں آخری رسومات سے پہلے جنازہ کی نماز ادا کرنے کے لیے بنایا گیا ٹین شیڈ تھا۔ مظاہرین کا دعویٰ ہے کہ یہ جگہ تقریباً 200 سالوں سے مذہبی امور کے لیے استعمال میں رہا ہے۔ ایک طرف افسران اسے اصولاً تجاوزات ہٹانے کی کارروائی بتا رہے ہیں، تو دوسری طرف مظاہرین انصاف کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس معاملہ میں مسلم طبقہ کے احتجاج کی وجہ سے شاہراہ پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں اور ٹریفک کچھ وقت کے لیے رخنہ انداز ہوا۔ ٹریفک جام کی خبر ملنے کے بعد انتظامیہ کے سینئر افسران اور پولیس کے اعلیٰ افسران جائے وقوع پر پہنچے۔ انھوں نے مظاہرین سے بات چیت کر انھیں خاموش کرایا، جس کے بعد ٹریفک جام ختم ہو سکا۔ اس واقعہ کے بعد پورے علاقے میں سیکورٹی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔ افسران کا کہنا ہے کہ فی الحال حالات قابو میں ہے اور کسی بھی طرح کی افواہ پر توجہ نہ دینے کی اپیل کی گئی ہے۔

'آوارہ مویشیوں کی وجہ سے حادثہ ہو تو معاوضہ دیا جائے'، سپریم کورٹ نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو دی ہدایت

نئی دہلی: سڑکوں پر آوارہ مویشیوں کی وجہ سے ہونے والے حادثات پر سپریم کورٹ نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے مرکز اور ریاستی حکومتوں کو ایسے حادثات میں معاوضے کی ادائیگی کے لیے میکنزم تیار کرنے کی بھی ہدایت کی۔ جسٹس سنجے کرول اور این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے کئی اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ "ان مویشیوں کے مالکوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہئے۔ ساتھ ہی یہ بھی یقینی بنائیں کہ مویشی ہر روز دن ختم ہونے پر اپنے رہنے والے یا بتائے گئے مقام پر واپس لوٹ جائے۔" بنچ نے کہا کہ "سبھی ریاستیں جنہوں نے مویشیوں سے متعلق قانون بنایا ہے، انہیں اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے عملی اقدامات کرنا چاہئے۔ پیدل چلنے والوں یا ڈرائیوروں دونوں زمروں میں مویشیوں کی وجہ سے ہونے والے حادثات میں معاوضے کی ادائیگی کا طریقہ کار تیار کرنے کے لیے ضروری ترامیم کی جا سکتی ہیں۔ یا پھر مجاز اتھارٹی کی جانب سے مناسب سمجھے جانے والے قواعد شامل کیے جا سکتے ہیں۔" سپریم کورٹ نے سبھی مویشیوں کی ٹیگنگ لازمی قرار دیے جانے کا حکم دیا۔

اسپین-مراکش تنازعہ میں مہلوکین کی تعداد 67 پہنچی

84 ہزار آبادی والے شہر سیوٹا میں 60 ہزار درانداز پہنچ گئے تھے

میڈرڈ: اس وقت اسپین دنیا بھر میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ افریقہ کے شمال میں واقع اسپین کے شہر سیوٹا میں اچانک پڑوسی ملک مراکش سے تقریباً 60 ہزار غیر قانونی تارکین وطن داخل ہو گئے۔ ان لوگوں نے سمندر اور زمینی راستے سے دراندازی کی۔ 84 ہزار کی مجموعی آبادی والے اس شہر میں غیر قانونی تارکین وطن کی تعداد آبادی کے 70 فیصد سے زیادہ ہو گئی تھی۔ سیکورٹی فورسز نے انہیں روکنے کی کوشش کی، جس میں کئی لوگوں کی جان چلی گئی۔ اسپین کی حکومت کی جانب سے ہفتہ کے روز دی گئی معلومات کے مطابق مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 67 ہو گئی ہے۔ موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسپین نے سیکورٹی بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے سمندر کی جانب جانے والی بریک واٹر سرحد پر تارکین وطن کو روکنے کے لیے ایک نیا بلاکر بیریئر لگانے کا اعلان کیا ہے۔ اسپین سے ملحق کچھ ممالک نے بھی اپنے یہاں سرحدوں پر سیکورٹی سخت کر دی ہے اور اٹلی میں تو جمعہ کے روز ہی الرٹ کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ بہر حال، غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے مراکشی افراد کا منظر ایسا تھا کہ کوئی سمندر میں تیرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا تو کوئی فلوٹنگ ٹیوب پکڑے ہوئے تھا۔ کچھ لوگ کشتی پر سوار تھے۔ سبھی لوگ کسی بھی طرح سرحد پار کرنا چاہتے تھے۔ صورت حال سے نمٹنے کے لیے اسپین کی حکومت کو شہر سیوٹا میں فوج تعینات کرنی پڑی۔ سیکورٹی فورسز کو غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے لوگوں کو روکنے کے لیے ہوائی فائرنگ بھی کرنی پڑی۔ اس درمیان اسپین کے ایک افسر نے بتایا کہ 37 ہزار لوگ اپنی مرضی سے واپس مراکش لوٹ چکے ہیں۔ اب بھی ہزاروں لوگ یہاں پھنسے ہوئے ہیں، جو فٹ پاتھوں اور کھلے مقامات پر رہ رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ان میں تقریباً 7 ہزار نابالغ اور بچے ہیں۔ تازہ واقعہ کے بعد دنیا بھر میں تارکین وطن کی اموات اور ان کے انسانی حقوق کو لے کر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اسپین کا جس شہر سیوٹا کو لے کر اس وقت ہنگامہ برپا ہے، وہ چاروں طرف سے مراکش سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے باوجود یہاں حکمرانی اسپین کی ہے۔ یورپی یونین کا حصہ ہونے کی وجہ سے لوگ بہتر زندگی کی تلاش میں اس شہر میں دراندازی کرتے رہتے ہیں۔ اسپین اور مراکش کے درمیان سمندری راستے سے سب سے کم فاصلہ تقریباً 14 کلومیٹر ہے۔ رپورٹس کے مطابق اسپین کی سپریم کورٹ نے فیصلہ سنایا تھا کہ جو بھی سیوٹا پہنچنے کی کوشش کرے گا، اسے سماعت کے بغیر واپس نہیں بھیجا جائے گا۔ اس کے بعد اس سلسلے میں کافی افواہیں پھیل گئیں اور بڑی تعداد میں لوگوں کا ہجوم سرحد پار کر کے سیوٹا میں داخل ہونے لگا۔

'اس سے بڑا کوئی غم نہیں'، نیٹ سے متعلق خودکشی کرنے والے طلبا کے اہل خانہ سے راہل گاندھی نے کی ملاقات

نئی دہلی: کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے آج تمل ناڈو میں نیٹ سے متعلق خودکشی کرنے والے طلبا کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد انھوں نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت حملہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ "اپنے بچوں کو کھونے والے والدین کے آنسو اور ان کی سسکیاں، اس سے بڑا کوئی غم نہیں۔ یہ غم ان کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہے گا اور اس کے ساتھ ہی اس ٹوٹے ہوئے اور بدعنوان تعلیمی نظام سے متعلق کئی سوالات بھی باقی رہ جائیں گے۔" راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ "پیپر لیک، منسوخ امتحانات اور برسوں کی تیاری کا ایک لمحے میں برباد ہو جانا، یہ طلبا کے لیے انتہائی تکلیف دہ صورتحال ہے۔ ہمارے طلبا سے ایسے نظام میں ایمانداری سے محنت کرنے کو کہا جاتا ہے جو خود بے ایمان ہے۔" انھوں نے مزید کہا کہ نظام امتحان کی ناکامیوں، پیپر لیک اور امتحانات کی منسوخی کی قیمت طلبا اور ان کے خاندانوں کو ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ ان کے مطابق طلبا برسوں تک اپنے مستقبل کے لیے تیاری کرتے ہیں، لیکن پیپر لیک یا امتحان کی منسوخی ان کی برسوں کی محنت کو ایک لمحے میں برباد کر دیتی ہے۔ راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ طلبا کو 'معاف' کرنے کے بیان پر بھی سخت سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ "اس سب کے بعد بھی وزیر اعظم میں یہ کہنے کی ہمت ہے کہ وہ طلبا کو 'معاف' کرنے کی بات کرتے ہیں۔ کیا وہ ایک بھی ایسے سوگوار خاندان سے ملے ہیں جنہوں نے اپنے بچے کو کھویا ہے؟" انھوں نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا وزیر اعظم ان لوگوں سے ملاقات کی ہے جن کی جمع پونجی، زندگی، وقت اور خواب، سب کچھ پیپر لیک کی وجہ سے چھین لیا گیا؟ سوال پوچھنے کے بعد وہ خود ہی لکھتے ہیں کہ "جواب ہے، نہیں۔" راہل گاندھی نے وزیر اعظم پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے طلبا کو وزیر اعظم کی معافی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ مودی جی طلبا سے معافی مانگیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے اپنی اس سوشل میڈیا پوسٹ کے ساتھ کچھ تصویریں بھی شیئر کی ہیں، جن میں دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ خودکشی کرنے والے طلبا کے اہل خانہ سے کچھ بات چیت کر رہے ہیں۔ تصویروں میں کچھ والدین کی آنکھوں میں آنسو بھی صاف دیکھا جا سکتا ہے۔

نیٹ یو جی کاؤنسلنگ 2026 کا شیڈول ہوا جاری، 5 اگست سے شروع ہوگا رجسٹریشن

نئی دہلی: میڈیکل کاؤنسلنگ کمیٹی (ایم سی سی) نے نیٹ یو جی کاؤنسلنگ سے متعلق انفارمیشن بلیٹن اور کاؤنسلنگ اسکیم جاری کر دی ہے۔ امیدوار اب کاؤنسلنگ سے متعلق تمام قواعد، اہلیت، نشستوں کی تقسیم کے عمل اور ضروری رہنما ہدایات سرکاری ویب سائٹ mcc.nic.in پر دیکھ سکتے ہیں۔ ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس اور بی ایس سی نرسنگ میں آل انڈیا کوٹہ اور دیگر مرکزی اداروں کی نشستوں کے لیے رجسٹریشن 5 اگست 2026 سے شروع ہوگا۔ دی گئی جانکاری کے مطابق کاؤنسلنگ کا عمل چار مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا۔ پہلے راؤنڈ کے لیے رجسٹریشن 5 اگست سے شروع ہو کر 12 اگست 2026 کو دوپہر 3 بجے تک جاری رہے گا اور نشستوں کی تقسیم کا نتیجہ 17 اگست کو جاری کیا جائے گا۔ دوسرے راؤنڈ کے لیے رجسٹریشن 25 اگست سے شروع ہوگا اور 29 اگست 2026 کو دوپہر 3 بجے تک جاری رہے گا، جبکہ نشستوں کی تقسیم کا نتیجہ 2 ستمبر کو جاری کیا جائے گا۔ تیسرے راؤنڈ کے لیے رجسٹریشن 11 ستمبر سے شروع ہو کر 15 ستمبر 2026 کو دوپہر 3 بجے تک جاری رہے گا اور نشستوں کی تقسیم کا نتیجہ 18 ستمبر کو سامنے آئے گا۔ اس کے بعد آن لائن اسٹری ویکنسی راؤنڈ ہوگا، جس کے لیے رجسٹریشن 28 ستمبر سے شروع ہو کر 30 ستمبر 2026 کو دوپہر 3 بجے تک جاری رہے گا اور نشستوں کی تقسیم کا نتیجہ 3 اکتوبر کو جاری کیا جائے گا۔ امیدوار صرف تیسرے راؤنڈ تک نشست اپگریڈ کرنے کا اختیار استعمال کر سکیں گے۔ اس کے بعد اگر کوئی امیدوار مختص کی گئی نشست پر داخلہ لے لیتا ہے تو وہ نشست چھوڑ کر کاؤنسلنگ کے کسی مزید مرحلے میں حصہ نہیں لے سکے گا۔ ایم سی سی آن لائن طریقے سے آل انڈیا کوٹہ کی 15 فیصد نشستوں، ڈیمڈ یونیورسٹیوں کی 100 فیصد نشستوں، ایمس اور جپمر کے ساتھ ساتھ دہلی یونیورسٹی، بنارس ہندو یونیورسٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ جیسی مرکزی یونیورسٹیوں کی نشستوں کے لیے کاؤنسلنگ منعقد کرے گی۔ اس کے علاوہ ای ایس آئی سی انشورڈ پرسن کوٹہ، کچھ مرکزی بی ایس سی نرسنگ اداروں اور اے ایف ایم سی کے لیے بھی کاؤنسلنگ کا عمل ہوگا، تاہم اے ایف ایم سی کے معاملے میں صرف رجسٹریشن کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

'جین-زی' کے بعد اب 'جین-الفا' بھی تباہ نظام تعلیم پر سوال پوچھ رہے، پی ایم مودی جواب دیجیے: کانگریس

نئی دہلی: (ایجنسی) ہندوستان میں اسکولوں کی بڑی تعداد بنیادی سہولیات سے محروم ہیں، جس کے خلاف کانگریس نے آواز بلند کی ہے۔ دراصل یہ آواز مختلف ریاستوں میں اسکولوں کے طلبا نے بلند کی ہے، جس کو کانگریس نے آگے بڑھانے کا کام کیا ہے۔ خاص طور سے راجستھان کے بارمیڑ کے ایک اسکول کی مختصر ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کانگریس نے مودی حکومت میں تعلیمی نظام پر سوالات کھڑے کیے ہیں۔ اس ویڈیو میں کئی طلبا و طالبات 'ہم ہمارا حق مانگتے، نہیں کسی سے بھیک مانگتے' نعرہ بلند کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ویڈیو میں بتایا گیا ہے کہ "راجستھان کے بارمیڑ میں یہ نعرے گونج رہے ہیں، جہاں طلبا اسکول کے سامنے دھرنے پر بیٹھے ہیں۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے۔ اتر پردیش اور بہار میں بھی اسکولی طلبا اساتذہ کی کمی اور سہولیات کو لے کر آواز بلند کر رہے ہیں۔" مختلف ریاستوں میں طلبا و طالبات کے اس طرح دھرنے و مظاہرے کو کانگریس نے 'جین-الفا' (جنریشن الفا) کا مظاہرہ بتایا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' شیئر اس ویڈیو کے ساتھ کانگریس نے لکھا ہے کہ "جین-زی کے بعد اب جین-الفا بھی تباہ نظام تعلیم پر سوال پوچھ رہے ہیں۔ پی ایم مودی جی جواب دیجیے۔" ویڈیو میں کانگریس نے کچھ اعداد و شمار بھی سامنے رکھے ہیں، جو ملک میں اسکولوں کی حالت زار کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ ویڈیو میں بتایا گیا ہے کہ "گزشتہ 10 سالوں میں 94 ہزار سرکاری اسکول بند ہو چکے ہیں۔ اسکول میں اساتذہ اور بنیادی سہولیات کی کمی سے پورا اسسٹم برباد ہے۔" مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ "بی جے پی حکومت نے ملک کے تعلیمی نظام کو تباہ کر دیا ہے۔ ایسے میں سوال ہے کہ جب پڑھے گا نہیں، تو آگے کیسے بڑھے گا انڈیا؟" اس ویڈیو میں ہندی نیوز پورٹل 'دینک بھاسکر' کی ایک سرخی کا اسکرین شاٹ بھی دیا گیا ہے، جس میں لکھا ہے 'ٹیچرس کی کمی پر اسٹوڈنٹ نے اسکول میں جڑا تالا'۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' کی بھی ایک سرخی دی گئی ہے، اور یہ سرخی ہے 'بھارت میں ہر دن بند ہو رہے 25 اسکول، 10 سال میں 94000 سرکاری اسکولوں میں لگا تالا'۔ کانگریس نے 'ایکس' پر جاری کردہ ایک دیگر ویڈیو میں اسکولی نظام کی تباہی سے متعلق کچھ اہم جانکاریاں بھی دی ہیں۔ اس میں ایک خاتون اینکر بتا رہی ہے کہ اتر پردیش کے فتح پور میں تقریباً 1500 طلبا اسکول میں بجلی نہ ہونے، پینے کا پانی دستیاب نہ ہونے اور بنچ ٹوٹے ہونے جیسی شکایت لے کر اپنا احتجاج درج کرا رہے ہیں۔ اسی طرح راجستھان کے بارمیڑ اور جالور میں طلبا سڑک پر اتر گئے ہیں کیونکہ انھیں اساتذہ کی کمی کا سامنا ہے۔ اینکر یہ بھی بتاتی ہے کہ بہار کے گیا میں بھی بڑی تعداد میں طلبا و طالبات ٹوٹے ہوئے پنکھے، خراب ہینڈ پمپ اور خستہ حالی کے شکار بیٹھنے والے بنچ کی شکایت کر رہے ہیں۔ اس ویڈیو میں اینکر نے بتایا کہ ابھی تو کچھ ہی ریاستوں میں اسکولی طلبا کے دھرنا و مظاہرہ کی خبریں سامنے آ رہی ہیں، لیکن نریندر مودی حکومت کے ذریعہ پیش کردہ ڈاٹا پر نظر ڈالی جائے تو حالات زیادہ خوفناک نظر آتے ہیں۔ ویڈیو میں بتایا گیا ہے کہ ملک کے 19.1 لاکھ اسکول بجلی کی کمی کا سامنا کر رہے ہیں، تقریباً 98 ہزار 592 اسکول میں لڑکیوں کے لیے بیت الخلاء کام نہیں کر رہے اور 61 ہزار 540 اسکول میں بیت الخلاء قابل استعمال نہیں ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی جانکاری دی گئی ہے کہ 14 ہزار 505 اسکولوں میں پینے کا پانی دستیاب نہیں ہے، 1 لاکھ 4 ہزار 125 اسکول محض ایک استاد کے بھروسے چل رہے ہیں۔ اتنا ہی نہیں، ڈیجیٹل انڈیا کا شور شرابہ تو بہت ہے، لیکن 10 میں سے 7 اسکولوں میں اسمارٹ کلاس روم کی سہولت نہیں ہے۔ ان حقائق کو سامنے رکھنے کے بعد کہا گیا ہے کہ نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کے تعلیمی نظام کی حقیقت یہی ہے۔ کانگریس نے اس ویڈیو کے ساتھ لکھا ہے کہ "جین-الفا پی ایم مودی سے بس یہی مطالبہ کر رہے ہیں: فنکشنگ اسکول چاہیے، ضروری تعداد میں اساتذہ چاہیے، پڑھائی کا ایک بہتر ماحول چاہیے۔"

نئی حد بندی بی جے پی کی سازش، اس کی حمایت کرنے والے تمل ناڈو کے ساتھ دھوکہ کر رہے: راہل گاندھی

نئی دہلی: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے تمل ناڈو کے مہابلی پورم میں انتخابی حلقوں کی نئی حد بندی سے متعلق میڈیا سے بات کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے کہا کہ "بی جے پی حد بندی کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ حد بندی کا مقصد لوگوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنا اور تمل ناڈو کے لوگوں کی سیاسی طاقت چھیننا ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یہ بی جے پی کی سازش ہے۔ جو کوئی بھی حد بندی کی حمایت کرتا ہے، وہ تمل ناڈو اور اس کے مستقبل کے ساتھ دھوکہ کر رہا ہے۔ ایسے لوگ آر ایس ایس و بی جے پی کو تمل ناڈو کے لوگوں اور ان کے مستقبل پر حملہ کرنے کا موقع دے رہے ہیں۔" راہل گاندھی نے میڈیا اہلکاروں سے بات کرتے ہوئے 'ایٹپن' نامی شخصیت کا ذکر کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ جو بھی آر ایس ایس-بی جے پی کی حمایت کر رہا ہے، وہ شخص اکیسویں صدی کا 'ایٹپن' ہے۔ کسی بھی تمل شخص کو حد بندی کی حمایت نہیں کرنی چاہیے۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ "ہر تمل شخص کو حد بندی کی مخالفت کرنی چاہیے۔ ہر تمل پارٹی اور ہر قومی پارٹی کو ایوان میں حد بندی کو شکست دینی چاہیے۔" واضح رہے کہ 'ایٹپن' تمل تاریخ کا ایک متنازعہ نام ہے۔ ایٹپن کو عام طور پر بہادر مجاہد آزادی ویر پانڈیا کٹبومن کے ساتھ دھوکہ کرنے والے شخص کے طور پر جانا جاتا ہے۔

'تاریخی شناخت کو بدلنے کی ضرورت کیوں پڑی؟'

ہندوستانی ہاکی کی جرسی کا رنگ 'بھگوا' کیے جانے پر کھڑگے برہم

نئی دہلی: ہندوستانی ہاکی ٹیم کی جرسی کا رنگ نیلے سے بدل کر بھگوا کیے جانے کے فیصلہ پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے سخت اعتراض کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہندوستانی ہاکی ٹیم کی جرسی کا رنگ بدلنے کا فیصلہ صرف ایک کھیل سے متعلق فیصلہ نہیں ہے، بلکہ یہ کروڑوں ہندوستانیوں کے جذبات اور ہماری کھیل کی روایت سے جڑا ہوا معاملہ ہے۔ کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے ردعمل میں کہا کہ "ہندوستانی کھلاڑی برسوں سے دنیا بھر میں 'مین ان بلو'، 'دی بلوز' اور 'دی بلو ٹائیگرس' کے نام سے پہچانے جاتے رہے ہیں۔ یہ شناخت صرف جرسی کے رنگ کی نہیں ہے، بلکہ ہندوستانی کھیلوں کی ایک وراثت ہے۔" ان کے مطابق آج یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اس تاریخی شناخت کو بدلنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ کانگریس صدر کا کہنا ہے کہ سوال کسی رنگ کا نہیں ہے، بلکہ فیصلہ لینے کے عمل، شفافیت اور عوامی جذبات کے احترام کا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ جرسی کے رنگ میں تبدیلی جیسے اہم فیصلے کے پیچھے اختیار کردہ طریقہ کار کو عوام کے سامنے واضح کیا جانا چاہیے۔ وہ کہتے ہیں کہ "زعفرانی، سفید اور سبز، تینوں رنگ ہمارے ترنگے میں موجود ہیں اور انڈین نیشنل کانگریس کے پرچم میں بھی انہیں احترام کے ساتھ جگہ حاصل ہے۔" انہوں نے موجودہ حکومت کی نظریاتی سیاست پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی یہ ہے کہ جن لوگوں کی نظریاتی روایت کا آزادی کی تحریک میں کوئی بھی تعاون نہیں رہا، وہ آج ہر قومی علامت اور ہر عوامی ادارے پر اپنی نظریاتی چھاپ چھوڑنے کی جلد بازی میں دکھائی دیتے ہیں۔ ملکارجن کھڑگے نے تاریخی حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "تاریخ جانتی ہے آر ایس ایس نے ترنگے کی سخت مخالفت کی تھی اور سردار پٹیل نے اسے وارننگ بھی دی تھی۔" انہوں نے الزام لگایا کہ اب قومی شناخت سے جڑی مختلف چیزوں پر بغیر وسیع عوامی رضامندی کے نظریاتی رنگ چڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کبھی سڑکوں کے پیومنٹ پر، کبھی پارلیمنٹ کے ملازمین کے لباس میں، کبھی دوردرشن کے لوگو پر اور اب کھلاڑیوں کی جرسی میں، بغیر عوامی رضامندی کے ایسے فیصلے کیے جا رہے ہیں۔ کانگریس صدر نے اس معاملے کو محض ہاکی ٹیم کی جرسی تک محدود رکھنے کے بجائے قومی علامات اور کھیلوں سے جڑا وسیع مسئلہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "قومی علامات، کھیلوں اور کھلاڑیوں کو تنگ نظری سے بھرے سیاسی تجربات کا ذریعہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔" کھڑگے نے حکومت اور متعلقہ اداروں سے مطالبہ کیا کہ اس فیصلے پر فوری طور پر نظر ثانی کی جائے۔ ساتھ ہی انھوں نے سوال اٹھایا کہ "اتنا اہم فیصلہ ہاکی انڈیا کے ایگزیکٹیو بورڈ کی جانکاری اور رضامندی کے بغیر کیسے لیا گیا؟" انہوں نے حکومت اور متعلقہ اداروں پر زور دیا کہ وہ اس معاملے میں صورت حال واضح کریں اور بتائیں کہ ہندوستانی ہاکی ٹیم کی روایتی شناخت سے جڑے اتنے اہم فیصلے کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا تھا اور کیا ہاکی انڈیا کے ایگزیکٹیو بورڈ کو اس فیصلے کی معلومات اور اس میں رضامندی حاصل تھی۔

ورقِ تازہ

ادار یہ — 02 August 2026

ایف ڈی اے کی کاروائی پر سوالیہ نشان!

خوراک کا براہِ راست تعلق انسانی صحت اور زندگی سے ہے، اسی لیے مہذب معاشروں میں اشیائے خورد و نوش کی تیاری اور فروخت کے کڑے ضابطے مقرر ہیں۔ شہریوں کو معیاری اور صاف ستھرا کھانا فراہم کرنا کسی بھی ریاست کی بنیادی ذمہ داریوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے متعلقہ محکموں کا متحرک رہنا انتہائی ضروری ہے تاکہ عوام کی صحت کے ساتھ کوئی کھلواڑ نہ کر سکے۔ حالیہ دنوں میں فوڈ اینڈ ڈرگس ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے ممبئی اور اس کے مضافات میں اور پوری ریاست جس طرح ہوٹلوں، ریسٹورنٹس اور کلبوں کے خلاف کارروائیوں کا ایک طوفان برپا کیا ہے، اس نے پورے کاروباری طبقے میں خوف کی لہر دوڑا دی ہے۔ چرچ گیٹ کے مشہور آئس کریم پارلر سے لے کر جنوبی ممبئی کے نامور ہوٹلوں تک، ہر جگہ چھاپہ مار کارروائیاں جاری ہیں۔ ان کارروائیوں کا بظاہر مقصد حفظانِ صحت کے اصولوں کو یقینی بنانا ہے، جو کہ بنیادی طور پر ایک مستحسن قدم ہے۔ تاہم اس پوری مہم میں انتظامیہ کا جو رویہ سامنے آیا ہے، اس نے کئی سنگین سوالات کو جنم دیا ہے۔ ہوٹل مالکان اس بات پر سراپا احتجاج ہیں کہ حفظانِ صحت کے نام پر انہیں بلاوجہ ہراساں کیا جا رہا ہے۔ ایک بہت بڑا طبقہ اس بات کا شاکی ہے کہ معمولی اور انتہائی چھوٹی خامیوں، جیسے فرش کا گیلا ہونا، یا کسی کونے میں ایک مکھی یا جھینگر کا نظر آجانا، سیدھا لائسنس کی منسوخی کا سبب بن رہا ہے۔ کسی بھی ریسٹورنٹ یا ہوٹل کا لائسنس معطل کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ ایک ہوٹل کے ساتھ صرف اس کے مالک کا مفاد نہیں جڑا ہوتا، بلکہ درجنوں ملازمین، سبزیاں اور راشن فراہم کرنے والے چھوٹے دکانداروں، اور سپلائرز کے چولہے اسی کاروبار سے جلتے ہیں۔ جب ایک چلتا ہوا ہوٹل اچانک بند کر دیا جاتا ہے، تو اس کے نتیجے میں کئی خاندانوں کی روزی روٹی کا ذریعہ یکدم ختم ہو جاتا ہے۔ اس انتظامی سختی نے کاروباری طبقے کا ذہنی سکون چھین لیا ہے۔ چرنی روڈ کے ایک ہوٹل مالک کی یہ بے بسی صورتحال کی سنگینی کو سمجھنے کے لیے کافی ہے کہ اب اسے ہر وقت لائسنس منسوخ ہونے کا خوف ستاتا رہتا ہے۔ ڈیوٹی کے اوقات اس قدر طویل ہو چکے ہیں کہ اب وہ دوپہر یا شام کے وقت گھر جا کر تھوڑی دیر آرام کرنے سے بھی قاصر ہے۔ خوف کے اس سائے میں کاروبار کرنا کسی بھی تاجر کے لیے ایک شدید نفسیاتی دباؤ کا باعث بن چکا ہے۔ قانون اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ کسی بھی فرد یا ادارے کو اپنی خامی دور کرنے کا ایک موقع ضرور ملنا چاہیے۔ ریسٹورنٹ مالکان کا یہ مطالبہ بالکل بجا ہے کہ اگر چیکنگ کے دوران کوئی خامی پائی جاتی ہے، تو انہیں فوری طور پر کاروبار بند کرنے کا حکم دینے کے بجائے اصلاح کا وقت دیا جائے۔ سیدھا معطلی کا نوٹس تھما دینا انتظامیہ کی اصلاحی نہیں، انتقامی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ اس پوری مہم میں ایک بہت بڑا تضاد بھی کھل کر سامنے آیا ہے۔ جنوبی ممبئی کے تاجروں نے بجا طور پر نشان دہی کی ہے کہ سڑکوں کے کنارے، کھلے آسمان تلے، دھول اور مٹی میں کھانا بیچنے والے ہزاروں اسٹریٹ فوڈ فروشوں کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ کیا محکمہ خوراک کی تمام تر توانائیاں صرف ان لوگوں کے لیے ہیں جو ٹیکس دیتے ہیں اور باقاعدہ دکانیں لے کر بیٹھے ہیں؟ سڑکوں پر بکنے والے غیر معیاری کھانے سے کیا شہریوں کی صحت کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا؟

انتظامیہ کی اس من مانی اور یکطرفہ کارروائیوں کا نوٹس بالآخر عدلیہ کو لینا پڑا ہے۔ نوی ممبئی کے 'پارک ان ریڈیسن' اور 'پورنیما ریسٹورنٹ' جیسے متاثرہ اداروں کی جانب سے دائر کی گئی درخواستوں پر بامبے ہائی کورٹ میں ہونے والی سماعت نے ایف ڈی اے کی کارکردگی کا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا ہے۔ عدالتِ عالیہ کے کارگزار چیف جسٹس رویندر روی گھوگھے اور جسٹس گوتم انکھڈ پر مشتمل بنچ نے محکمے کے دوہرے معیار پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے۔ سماعت کے دوران جب محکمے کی جانب سے یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ سرکاری احاطے میں موجود منترالیہ کینٹین کو اٹھانوے فیصد صفائی کا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے، تو عدالت نے اس پر واضح عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ یہ بات کسی بھی ذی شعور انسان کے لیے ہضم کرنا مشکل ہے کہ پرائیویٹ ہوٹلوں میں تو ہر روز کیڑے مکوڑے نکل رہے ہوں اور سرکاری کینٹین اچانک صفائی اور ستھرائی کا عالمی معیار بن جائے۔ عدلیہ نے اس معاملے میں مکمل شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے اپنی ہی کینٹین کے حوالے سے ایک غیر معمولی قدم اٹھایا ہے۔ بامبے بار اسوسی ایشن کے وکلاء کے اعتراضات کے بعد، عدالت نے چار وکیلوں پر مشتمل ایک ٹیم کو ایف ڈی اے کے حکام کے ساتھ ہائی کورٹ کینٹین کا از سرِ نو معائنہ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ تصویروں اور ویڈیوز کے ساتھ رپورٹ طلب کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ عدالت اب صرف کاغذی کارروائی پر یقین کرنے کو تیار نہیں۔ عدالت نے محکمہ خوراک کو جو سب سے سخت اور واضح ہدایت دی ہے، وہ قانون کی نظر میں سب کے برابر ہونے کا اصول ہے۔ سرکاری، نیم سرکاری اور نجی اداروں کے درمیان یہ تفریق کسی صورت قبول نہیں کی جا سکتی۔ پرائیویٹ اداروں کو نرم چارہ سمجھ کر ان پر بجلیاں گرانا اور سرکاری محکموں کی کینٹینوں کو کلین چٹ دے دینا، ایک ایسا امتیازی سلوک ہے جس کی قانون میں کوئی گنجائش نہیں۔ اس امتیازی سلوک کی ایک اور واضح مثال محکمے کا نوٹس جاری کرنے کا طریقہ کار ہے۔ عدالت کے سامنے یہ بات لائی گئی کہ کچھ مخصوص اداروں کو خامی پائے جانے پر باقاعدہ اصلاحی نوٹس جاری کیا گیا اور انہیں بہتری کا موقع ملا، جبکہ دوسری جانب کئی ریسٹورنٹس کو سیدھا معطلی کا نوٹس تھما دیا گیا۔ یہ رویہ صریحاً ناانصافی ہے اور محکمے کے افسران کی نیت پر سوالیہ نشان کھڑا کرتا ہے۔ شہریوں کی صحت کا تحفظ بلاشبہ ریاست کی ترجیح ہونی چاہیے اور اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ جو ہوٹل یا ریسٹورنٹ جان بوجھ کر باسی، غیر معیاری یا مضرِ صحت کھانا فروخت کرتے ہیں، ان کے خلاف سخت ترین کارروائی ہونی چاہیے۔ تاہم ایک مکھی اڑ کر آجانے یا گیلے فرش کو جواز بنا کر کسی کا چلتا ہوا کاروبار تباہ کر دینا ہرگز قرینِ انصاف نہیں۔ محکمے کو اپنے ضوابط میں ایک شفاف درجہ بندی کا نظام متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ چھوٹی اور فوری دور ہونے والی خامیوں پر جرمانہ یا وارننگ دی جانی چاہیے، اور صرف انتہائی سنگین خلاف ورزیوں پر ہی لائسنس معطلی کا آخری ہتھیار استعمال ہونا چاہیے۔ کاروبار میں آسانیاں پیدا کیے بغیر کوئی بھی معاشرہ معاشی ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔ ہائی کورٹ کے واضح احکامات کے بعد اب ایف ڈی اے کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا قبلہ درست کرے۔ طاقت کا اندھا استعمال اور خوف کی فضا قائم کرنے سے کوئی نظام بہتر نہیں ہوتا۔ محکمے کو اصلاح کنندہ کا کردار ادا کرنا ہوگا، جلاد کا نہیں۔ ایک متوازن، غیر جانبدار اور شفاف نظام ہی وہ واحد راستہ ہے جس سے شہریوں کو صحت بخش خوراک بھی مل سکے گی اور ہزاروں افراد کا روزگار بھی محفوظ رہے گا۔

صدقہ: بندگیِ الٰہی، شکرِ نعمت اور ادائے حقوقِ خلق کا عملی مظہر

پروفیسر ابو زاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ M.A., M.Com (Osm)

شریعت اسلامی کا یہ امتیاز ہے کہ اس نے انسانی زندگی کے ہر گوشے کو ایسے جامع اور متوازن اصولوں سے منظم کیا ہے جو فرد کی باطنی اصلاح اور معاشرے کی اجتماعی فلاح، دونوں کو بیک وقت پیش نظر رکھتے ہیں۔ عبادات، معاملات، اخلاقیات اور معاشرت کے تمام احکام اسی ہمہ گیر تصورِ حیات کے مختلف مظاہر ہیں۔ انہی بنیادی تعلیمات میں صدقہ ایک ایسا جامع دینی و تمدنی ادارہ ہے جو عبادت، اخلاق، معیشت اور سماجی نظم کے درمیان ایک نہایت گہرا اور فطری ربط قائم کرتا ہے۔ آج کا مسلم معاشرہ اگرچہ مذہبی شعائر، عبادات اور ظاہری دینی مظاہر سے وابستہ ہے، لیکن عملی زندگی میں کئی اخلاقی، معاشرتی اور روحانی چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ مادیت، خود غرضی، دولت کی غیر متوازن تقسیم، غربت و بے روزگاری، طبقاتی تفاوت، رشتوں میں کمزوری، اجتماعی احساسِ ذمہ داری کا فقدان اور ضرورت مندوں سے بے اعتنائی جیسے مسائل نے معاشرتی ہم آہنگی کو شدید متاثر کیا ہے۔ ایسے حالات میں صدقہ کا اسلامی تصور محض ایک عبادت نہیں بلکہ ان معاشرتی بیماریوں کے علاج کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ رسول اکرمؐ کی حیاتِ طیبہ سخاوت، ایثار، فیاضی اور خدمتِ خلق کی ایسی کامل اور بے مثال تعبیر ہے جس نے اسلامی تصورِ انفاق کو نظری سطح سے اٹھا کر ایک زندہ اور دائمی عملی نمونہ بنا دیا۔ آپؐ نے صرف صدقہ و خیرات کی زبانی ترغیب ہی نہیں دی بلکہ اپنے اسوہ حسنہ کے ذریعہ یہ حقیقت آشکار فرمائی کہ حقیقی کامیابی کا معیار مال و دولت کی فراوانی نہیں بلکہ ایمان کی پختگی، اللہ تعالی پر کامل توکل، خلوصِ نیت، ایثارِ نفس اور مخلوقِ خدا کی بے لوث خیر خواہی ہے۔ اسی لیے آپؐ کا انفاق محض مالی اعانت تک محدود نہ تھا، بلکہ انسانی ہمدردی، اجتماعی مواسات، معاشرتی عدل اور رفاہِ عامہ کے ایک ہمہ گیر اسلامی تصور کی عملی تعبیر ہے۔ آپؐ کے نزدیک مال اپنی ذات میں مقصود نہ تھا، بلکہ ایک امانت اور ذریعہ تھا، جس کا بہترین مصرف رضائے الٰہی کا حصول، ضرورت مندوں کی دست گیری، محروم طبقات کی اعانت، اجتماعی مصالح کی تکمیل اور انسانی وقار کے تحفظ میں مضمر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی سیرتِ طیبہ اسلامی تہذیب میں صدقہ و انفاق کی اعلیٰ ترین اخلاقی، روحانی اور تمدنی اساس کی حیثیت رکھتی ہے، جہاں سخاوت محض انفرادی فضیلت نہیں بلکہ ایک ایسی اجتماعی قدر بن جاتی ہے جو عدل، اخوت، رحمت اور فلاحِ انسانی کے قیام کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ چنانچہ صدقہ کو محض مالی انفاق، وقتی اعانت یا رفاہی خدمت قرار دینا اس کے حقیقی اسلامی مفہوم کو محدود کر دینے کے مترادف ہے، کیونکہ قرآن و سنت کی روشنی میں صدقہ ایک ایسا عبادی و اخلاقی نظام ہے جس کا مقصود صرف محتاج کی حاجت روائی نہیں بلکہ انسان کے باطن کا تزکیہ، اس کے اخلاق کی تہذیب، معاشرے میں عدل و مواسات کا قیام اور اللہ تعالی کی رضا کا حصول ہے۔ رسول اللہؐ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام نے بھی اسی محسنِ انسانیتؐ کے اسوہ حسنہ کو اپنی زندگیوں میں اختیار فرمایا۔ اسلام کا تصورِ ملکیت بھی اسی حقیقت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید انسان کو مال کا مطلق مالک قرار نہیں دیتا بلکہ اسے اللہ تعالی کی عطا کردہ نعمت، امانت اور آزمائش سے تعبیر کرتا ہے۔ اس اعتبار سے انسان کا حق تصرف مطلق نہیں بلکہ امانت داری اور جواب دہی کے اصول سے مشروط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کو کسی شخصی احسان یا اختیاری فیاضی کے بجائے بندگی، شکر گزاری اور ادائے حقوق کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔ انسان جب اپنے مال کا ایک حصہ رضائے الٰہی کی خاطر اللہ کے بندوں پر خرچ کرتا ہے تو وہ دراصل اس حقیقت کا عملی اعتراف کرتا ہے کہ اصل مالک اللہ تعالی ہے، اور بندہ اس کی عطا کا صرف امین ہے۔ یوں صدقہ ایمان کے نظری تقاضوں کو عملی صورت عطا کرتا ہے اور عقیدہ توحید کو معاشرتی زندگی میں موثر بناتا ہے۔ اسلام کے نزدیک مال نہ خیرِ مطلق ہے اور نہ شرِ مطلق، فی نفسہ مذموم ہے اور نہ مطلوب بالذات بلکہ اس کی اخلاقی حیثیت اس کے حصول اور مصرف سے متعین ہوتی ہے۔

جب مال اللہ تعالی کی رضا، انسانی خدمت اور خیرِ عام کے لیے استعمال ہوتا ہے تو وہ رحمت، برکت اور فلاح کا ذریعہ بن جاتا ہے، لیکن جب وہ محض ذاتی خواہشات، نمود و نمائش، تفاخر اور استحصال کا وسیلہ بن جائے تو یہی نعمت اخلاقی انحطاط اور معاشرتی فساد کا سبب بن جاتی ہے۔ اسی حقیقت کی طرف قرآن حکیم نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا ترجمہ: ان کے مال سے صدقہ لے لیجیے جس کے ذریعہ آپ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔ (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 103) تمام جلیل القدر مفسرین اس امر پر متفق ہیں کہ صدقہ محض مالی تعاون یا غربا کی امداد کا ذریعہ نہیں، بلکہ انسان کے مال، نفس اور کردار کی ہمہ جہت تطہیر و اصلاح کا ایک جامع قرآنی نظام ہے۔ ان کے نزدیک "تطہیر" سے مراد مال کو حقوق العباد کی ادائیگی، بخل، حرص اور گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنا ہے، جبکہ "تزکیہ" سے مراد ایمان، اخلاص، تقویٰ، حسنِ اخلاق اور روحانی کمال میں نشو و نما پیدا کرنا ہے۔ اسی بنا پر صدقہ دینے والا سب سے زیادہ مستفید ہوتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ اس کے دل سے حبِ دنیا کم ہوتی ہے محبتِ الٰہی، سخاوت، ایثار اور احساسِ ذمہ داری فروغ پاتے ہیں، اور وہ معاشرتی عدل، اخوت، باہمی تعاون اور فلاحِ عامہ کے قیام میں فعال کردار ادا کرتا ہے۔ اس طرح یہ آیت واضح کرتی ہے کہ صدقہ انفرادی تزکیہ نفس، اخلاقی تعمیر، معاشرتی اصلاح اور تقربِ الٰہی کا ایک ایسا جامع ذریعہ ہے جو اسلامی تصورِ انفاق کی حقیقی روح اور مقاصدِ شریعت کی موثر تعبیر پیش کرتا ہے۔ مذکورہ بالا سطور کی روشنی میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ دین اسلام میں صدقہ محض مال کی منتقلی (Transfer of Wealth) نہیں بلکہ انسان کی داخلی و خارجی شخصیت کی ہمہ گیر تبدیلی (Transformation of Human Personality) کا نام ہے۔ حجۃ الاسلام امام ابو حامد غزالیؒ (450-505/1058-1111) کے نزدیک حرص انسان کے قلب کی مہلک بیماری ہے، اور صدقہ اس بیماری کا موثر علاج۔ یہ انسان کو مال کی غلامی سے نجات دیکر سخاوت، ایثار اور اعتدال کی دولت عطا کرتا ہے۔ پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (470-561/1078-1166) فرماتے ہیں کہ مال خود حجاب نہیں، بلکہ اس کی محبت حجاب ہے۔ جب بندہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اس کا دل دنیا کی زنجیروں سے آزاد ہو جاتا ہے اور اللہ تعالی کی صفت الکریم کا مشاہدہ کرنے کے قابل بنتا ہے۔ حضرت مولانا رومؒ (604-672/1207-1273) اسی حقیقت کو نہایت دل آویز اور حکیمانہ تمثیل کے ذریعے واضح کرتے ہیں کہ جس طرح جاری و رواں پانی اپنی حرکت کے باعث پاکیزگی، تازگی اور حیات کا سرچشمہ رہتا ہے، جبکہ ٹھہرا ہوا پانی رفتہ رفتہ تعفن، آلودگی اور فساد کا شکار ہو جاتا ہے، اسی طرح وہ مال جو اللہ تعالی کی رضا اور مخلوقِ خدا کی بھلائی کے لیے مسلسل راہِ خدا میں خرچ ہوتا رہتا ہے، برکت، طہارت اور روحانی بالیدگی کا موجب بنتا ہے، لیکن جو دولت محض جمع کرنے، ذخیرہ اندوزی اور ذاتی مفاد تک محدود کر دی جائے، وہ بتدریج دل کی قساوت، حبِ دنیا کی شدت اور روحانی جمود و انحطاط کا سبب بن جاتی ہے۔ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جو صدقہ کو محض اقتصادی عمل کے بجائے ایک روحانی اور اخلاقی عبادت کی حیثیت عطا کرتا ہے۔ اسلام میں کوئی بھی عبادت صرف رسمی اعمال کا مجموعہ نہیں بلکہ انسان کی شخصیت کی تعمیر اور اس کے اخلاقی ارتقا کا ذریعہ ہے۔ نماز بندے اور اس کے رب کے تعلق کو مضبوط کرتی ہے، روزہ خواہشاتِ نفس پر ضبط پیدا کرتا ہے، حج امت کی وحدت کا شعور بیدار کرتا ہے، اور صدقہ دل کو بخل، حرص، خود غرضی اور حبِ دنیا کی غلامی سے آزاد کر کے اسے سخاوت، ایثار، قناعت اور خدمتِ خلق کے اوصاف سے آراستہ کرتا ہے۔ اس اعتبار سے صدقہ عبادت بھی ہے، اخلاق بھی، سماجی ذمہ داری بھی اور ایک فعال تمدنی ادارہ بھی، جس کے ذریعے فرد کی اصلاح اور معاشرے کی تعمیر ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو جاتی ہیں۔ عصرِ حاضر میں مسلم معاشرے کو جن فکری، اخلاقی اور معاشرتی چیلنجوں کا سامنا ہے، ان میں سب سے نمایاں مسئلہ مادیت کا غلبہ اور انفرادی مفاد کا فروغ ہے۔ دولت کو عزت و وقار، سماجی حیثیت اور ذاتی آسائش کا معیار سمجھنے کے رجحان نے انسان کو رفتہ رفتہ اجتماعی ذمہ داری کے احساس سے دور کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں دولت کا ارتکاز، معاشی عدم مساوات، غربت، بے روزگاری، طبقاتی تقسیم اور سماجی بے حسی جیسے مسائل شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ بظاہر مذہبی وابستگی کے باوجود عملی زندگی میں ایثار، مواسات، تعاون اور اجتماعی خیر خواہی کے جذبات کمزور پڑتے جا رہے ہیں۔ یہی وہ صورتِ حال ہے جس میں صدقہ کا اسلامی تصور ایک موثر اصلاحی اور تمدنی حکمتِ عملی کے طور پر سامنے آتا ہے، کیونکہ وہ انسان کے باطن سے اصلاح کا آغاز کر کے معاشرے کی اجتماعی تعمیر تک ایک مربوط فکری و عملی نظام فراہم کرتا ہے۔ ممتاز حنفی فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندیؒ (المتوفی 373/983) سے منسوب ایک معروف حکیمانہ قول کے مطابق آپؒ فرماتے ہیں صدقہ کرنے کو لازم پکڑو، خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ کیونکہ صدقہ دینے سے دنیا میں پانچ فوائد حاصل ہوتے ہیں (i) یہ مال کو پاک کرتا ہے، (ii) یہ انسان کو گناہوں سے پاک کرتا ہے، (iii) یہ مصیبتوں اور بیماریوں کو دور کرتا ہے، (iv) یہ محتاجوں کے دلوں میں خوشی پیدا کرتا ہے، اور (v) یہ مال میں برکت اور رزق میں کشادگی کا سبب بنتا ہے۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفیٰ ﷺ ہمیں قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین۔

اسلام اور کثیر الثقافتی معاشرہ: ہندوستان ایک مثال

از: شہاب الدین، اسلامی اسکالر و سماجی مفکر دہلی

اسلام ایک ایسا جامع اور مکمل ضابطۂ حیات ہے جو نہ صرف فرد کی اخلاقی و روحانی تربیت کرتا ہے بلکہ ایک مثالی معاشرے کی تشکیل کے اصول بھی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ کثیر الثقافتی (Multicultural) معاشرے کو نہ صرف تسلیم کرتی ہیں بلکہ اسے فروغ بھی دیتی ہیں۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں مختلف مذاہب، ثقافتوں، زبانوں اور تہذیبوں کے لوگ باہمی احترام، رواداری اور انصاف کے ساتھ زندگی گزاریں، اسلام کے نزدیک ایک مثالی معاشرہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہے: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا" (سورۃ الحجرات: 13)۔ یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انسانوں کے درمیان تنوع ایک فطری اور مثبت حقیقت ہے، جس کا مقصد باہمی تعارف اور تعلق کو فروغ دینا ہے، نہ کہ تفریق اور برتری قائم کرنا۔ اسی طرح قرآن میں مذہبی آزادی کے اصول کو یوں بیان کیا گیا ہے: "لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ" (سورۃ الکافرون: 6)۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ایک مثالی کثیر الثقافتی معاشرے کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ مدینہ منورہ میں "میثاقِ مدینہ" کے ذریعے مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک مشترکہ سماجی نظام میں جوڑ اگیا، جہاں سب کو برابر کے حقوق اور مذہبی آزادی حاصل تھی۔ احادیث میں بھی غیر مسلموں کے حقوق کی تاکید کی گئی ہے، جیسا کہ فرمایا: "جس نے کسی ذمی کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی"۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی نہایت اہم ہے کہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو"، جو انسانیت کی خدمت اور باہمی تعاون کی بہترین مثال پیش کرتا ہے۔ اگر ہم ہندوستانی معاشرے کا جائزہ لیں تو یہ ایک کثیر الثقافتی نظام کی نمایاں مثال کے طور پر سامنے آتا ہے۔ یہاں ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، بدھ اور دیگر مذاہب کے ماننے والے صدیوں سے ایک ساتھ رہتے آئے ہیں۔ زبانوں، رسم و رواج، لباس اور کھانوں کی بے شمار اقسام اس ملک کی پہچان ہیں اور یہی تنوع دراصل اس کی طاقت ہے، نہ کہ کمزوری۔ اسی طرح یہاں مختلف مذاہب کے تہوار بھی اجتماعی طور پر منائے جاتے ہیں۔ دیوالی، عید، کرسمس اور گرونانک جینتی جیسے مواقع پر لوگ ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں، جو باہمی ہم آہنگی اور رواداری کی بہترین مثال ہے، اور یہی وہ اقدار ہیں جنہیں اسلام بھی فروغ دیتا ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ کثیر الثقافتی معاشروں کو بعض اوقات چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسے فرقہ وارانہ کشیدگی، تعصب اور عدم برداشت۔ اسلام ان مسائل کا حل بھی پیش کرتا ہے اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ اختلافات کے باوجود امن و امان برقرار رکھا جائے، ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کیا جائے اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کی جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ" (سورۃ فصلت: 34)، یعنی برائی کو بھلائی کے ذریعے دور کرو، جو معاشرتی ہم آہنگی کے قیام کا ایک اہم اصول ہے۔ آج کے دور میں جب دنیا بھر میں شناخت اور ثقافت کے مسائل شدت اختیار کر رہے ہیں، اسلامی تصورِ کثیر الثقافتی معاشرہ ایک متوازن اور جامع حل فراہم کرتا ہے۔ یہ نہ صرف مختلف تہذیبوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتا ہے بلکہ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل میں مدد دیتا ہے جہاں ہر فرد کو برابر کے حقوق حاصل ہوں اور وہ آزادی اور عزت کے ساتھ زندگی گزار سکے۔ نتیجتاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کا کثیر الثقافتی معاشرے کا تصور نہایت واضح، عملی اور انسان دوست ہے، اور ہندوستان اس کی ایک بہترین عملی مثال کے طور پر سامنے آتا ہے۔ اگر ان اصولوں کو صحیح معنوں میں اپنایا جائے تو نہ صرف ایک ملک بلکہ پوری دنیا میں امن، رواداری اور بھائی چارے کی فضا قائم کی جا سکتی ہے۔

نیٹ پیپر لیک کا سنگین معاملہ، طلبہ پر کارروائی اور سیاست کا نیا محاذ

جاوید جمال الدین

ہندوستان میں نیٹ (NEET) پیپر لیک، امتحانی بے ضابطگیوں اور اس کے خلاف ملک گیر طلبہ تحریک اب محض ایک تعلیمی یا انتظامی مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ ملک کی سیاست، جمہوری حقوق اور نوجوانوں کے مستقبل سے جڑا ایک انتہائی حساس قومی معاملہ بن چکا ہے۔ لاکھوں طلبہ کے مستقبل سے وابستہ اس تنازع نے ایک طرف حکومت کی امتحانی نظام پر گرفت اور شفافیت کے دعوؤں کو سوالات کے گھیرے میں کھڑا کر دیا ہے، تو دوسری طرف احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف مبینہ پولیس کارروائی، مقدمات کے اندراج، سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کیے جانے اور اظہارِ رائے پر قدغن جیسے الزامات نے سیاسی ماحول کو مزید کشیدہ بنا دیا ہے۔ مانسون اجلاس کے دوران پارلیمنٹ کے اندر اور باہر اپوزیشن نے ان معاملات کو پوری شدت سے اٹھایا، جبکہ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر براہِ راست حملہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ حکومت نوجوانوں کی آواز کو طاقت کے ذریعے دبانا چاہتی ہے۔ ادھر بی جے پی کی رکن پارلیمنٹ اور فلمی اداکارہ کنگنا رناوت کے متنازع بیان نے اس پورے تنازع کو ایک نئی سیاسی اور سماجی بحث میں تبدیل کر دیا۔ نیٹ امتحان ملک کے لاکھوں طلبہ کے لیے طبی تعلیم کا سب سے اہم دروازہ سمجھا جاتا ہے۔ ہر سال لاکھوں امیدوار برسوں کی محنت اور شدید مسابقت کے بعد اس امتحان میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن پیپر لیک اور امتحانی بے ضابطگیوں کے الزامات نے اس پورے نظام کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ جب امتحان کی شفافیت ہی مشکوک ہو جائے تو محنت، صلاحیت اور میرٹ کی حیثیت بے معنی ہو جاتی ہے۔ اسی احساسِ محرومی کے نتیجے میں مختلف ریاستوں سے ہزاروں طلبہ دہلی پہنچے اور جنتر منتر پر احتجاج شروع کیا۔ بعد ازاں "پارلیمنٹ چلو مارچ" کے ذریعے انہوں نے اپنی آواز براہِ راست حکومت اور پارلیمنٹ تک پہنچانے کی کوشش کی۔ اپوزیشن جماعتوں اور طلبہ تنظیموں کا الزام ہے کہ پرامن احتجاج کو طاقت کے ذریعے دبانے کی کوشش کی گئی۔ ان کے مطابق متعدد مقامات پر لاٹھی چارج کیا گیا، بعض مظاہرین پر پیلیٹ گن کے استعمال کے الزامات بھی سامنے آئے، جبکہ کئی طلبہ رہنماؤں کو حراست میں لے کر ان کے خلاف مقدمات درج کیے گئے۔ مزید یہ کہ احتجاج سے وابستہ متعدد سوشل میڈیا اکاؤنٹس اور صفحات کو بھی بلاک یا ٹیک ڈاؤن کیے جانے کی خبریں سامنے آئیں، جس کے بعد اظہارِ رائے کی آزادی پر بھی سوالات اٹھنے لگے۔ حکومت کے ناقدین کا کہنا ہے کہ اگر نوجوان اپنے مستقبل سے متعلق سوال بھی نہ اٹھا سکیں تو یہ جمہوری نظام کے لیے نیک شگون نہیں ہو سکتا۔ دوسری جانب حکومت کا موقف یہ رہا ہے کہ قانون و انتظام برقرار رکھنا ریاست کی ذمہ داری ہے اور اگر کسی احتجاج کے دوران قانون شکنی یا تشدد کے واقعات پیش آئیں تو کارروائی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے اس معاملے کو حکومت کے لیے ایک بڑا اخلاقی اور سیاسی چیلنج قرار دیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر لکھا: "وزیر اعظم مودی اور امت شاہ! آپ جین زی کو دھمکا کر خاموش نہیں کرا سکتے۔ پہلے آپ نے ان کی ہڈیاں توڑیں، اب ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جا رہی ہیں اور ان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کرائے جا رہے ہیں۔ یاد رکھیے، آپ ہندوستان کا ماضی ہیں جبکہ یہ نوجوان ہندوستان کا مستقبل ہیں۔" راہل گاندھی نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کے ساتھ طاقت کا استعمال کسی بھی صورت میں مسئلے کا حل نہیں ہو سکتا۔ ان کے مطابق جو نسل ملک کا مستقبل ہے، اگر وہی ریاستی اداروں پر اعتماد کھو بیٹھے تو اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملے کی سپریم کورٹ کی نگرانی میں ایک آزاد، غیر جانب دار اور اعلیٰ سطحی کمیٹی سے تحقیقات کرائی جائیں تاکہ تمام حقائق سامنے آ سکیں اور ذمہ دار عناصر کے خلاف کارروائی ہو۔ مانسون اجلاس کے دوران انڈیا بلاک نے اس معاملے کو پوری شدت سے اٹھایا۔ پارلیمنٹ کے احاطے میں اپوزیشن اراکین نے نہ صرف احتجاج کیا بلکہ حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی بھی کی۔ احتجاج کا دوسرا اہم موضوع ایودھیا کے رام مندر میں عطیات کی مبینہ چوری تھا۔ اپوزیشن کا موقف تھا کہ دونوں معاملات میں شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں اور حکومت کو جواب دہ بنایا جانا چاہیے۔ پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا کہ اگر طلبہ پر واقعی ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کی گئی ہے تو وزیر داخلہ امت شاہ کو ایوان میں آکر اس کی وضاحت کرنی چاہیے۔ ان کا سوال تھا کہ آخر وہ کون سا افسر یا اتھارٹی تھی جس نے احتجاجی طلبہ کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا۔ پارلیمنٹ کے مکر دوار کے سامنے ہونے والے احتجاج میں اپوزیشن کے تمام اراکین ایک ایسے بینر کے پیچھے کھڑے تھے جس پر بڑے حروف میں لکھا تھا: "کس نے حکم دیا؟" یہ سوال دراصل پورے تنازع کا مرکزی نکتہ بن چکا ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اگر طلبہ پر طاقت کا استعمال ہوا، اگر مقدمات درج کیے گئے اور اگر سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کیے گئے تو اس کی منظوری کس سطح پر دی گئی؟ حکومت کو اس کا واضح جواب دینا ہوگا۔ احتجاج کے دوران ایک علامتی "دان پیٹی" بھی رکھی گئی، جس میں اراکین پارلیمنٹ نے رقم ڈال کر رام مندر میں عطیات کی مبینہ چوری کے معاملے کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی۔ اسی دوران بی جے پی رکن پارلیمنٹ اور اداکارہ کنگنا رناوت نے احتجاج کرنے والی نسل کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کیے، جس سے ایک نئی بحث چھڑ گئی۔ انہوں نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر احتجاج سے متعلق وائرل ویڈیوز پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ان ویڈیوز میں استعمال ہونے والی زبان انتہائی غیر مہذب ہے۔ انہوں نے نئی نسل کو "گٹر جنریشن" قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں اس قدر غیر شائستہ رویہ نہیں دیکھا۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارت اپنی تہذیب، شائستگی اور ثقافتی روایات کے لیے دنیا بھر میں پہچانا جاتا ہے، لیکن احتجاج کے دوران استعمال ہونے والی زبان ان روایات سے مطابقت نہیں رکھتی۔ کنگنا رناوت کے بیان پر کانگریس، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے شدید ردعمل ظاہر کیا۔ اے آئی ایم آئی ایم کے رہنما وارث پٹھان نے کہا کہ کسی پوری نسل کو توہین آمیز الفاظ سے مخاطب کرنا انتہائی افسوسناک ہے اور ایک منتخب رکنِ پارلیمنٹ کو اپنے منصب کے وقار کا خیال رکھنا چاہیے۔ کانگریس رہنماؤں نے بھی کہا کہ عوامی نمائندوں کو اختلافِ رائے کے باوجود مہذب زبان اختیار کرنی چاہیے، کیونکہ ایسے بیانات نوجوانوں اور سیاسی ماحول میں مزید تلخی پیدا کرتے ہیں۔ طلبہ تحریک سے وابستہ سوربھ داس نے کنگنا رناوت کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ جنریشن زی نے ملک میں جمہوریت، آئینی اقدار اور عوامی مسائل کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کے مطابق اگر نوجوان اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے آواز بلند کر رہے ہیں تو انہیں بدنام کرنے کے بجائے ان کے سوالات کا جواب دیا جانا چاہیے۔ اس پورے معاملے نے سوشل میڈیا پر بھی شدید بحث چھیڑ دی ہے۔ ایک طبقے نے احتجاج کے دوران بعض مظاہرین کی سخت زبان اور نعرے بازی پر اعتراض کیا، جبکہ دوسرے طبقے نے احتجاج کو جمہوری حق قرار دیتے ہوئے کنگنا رناوت کے بیان کو غیر ذمہ دارانہ قرار دیا۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس بحث نے صرف طلبہ تحریک ہی نہیں بلکہ نئی نسل، اظہارِ رائے، جمہوری احتجاج اور عوامی نمائندوں کی زبان جیسے اہم موضوعات کو بھی قومی سطح پر زیرِ بحث لا کھڑا کیا ہے۔ سیاسی حلقوں کا ماننا ہے کہ اگر یہ تنازع اسی شدت سے جاری رہا تو اس کے اثرات پارلیمنٹ کی کارروائی سے لے کر آئندہ انتخابی سیاست تک محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ نوجوان ووٹروں کا اعتماد کسی بھی سیاسی جماعت کے لیے انتہائی اہم ہوتا ہے، اس لیے حکومت اور اپوزیشن دونوں اس معاملے کو اپنے اپنے سیاسی بیانیے کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نیٹ پیپر لیک کا معاملہ اب صرف ایک امتحان یا چند بے ضابطگیوں کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ نوجوانوں کے مستقبل، ریاستی جواب دہی، تعلیمی نظام کی شفافیت، اظہارِ رائے کی آزادی اور جمہوری اقدار کے تحفظ کا ایک بڑا امتحان بن چکا ہے۔ حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام الزامات کا شفاف اور حقائق پر مبنی جواب دے، جبکہ اپوزیشن پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس حساس معاملے کو محض سیاسی فائدے کے بجائے لاکھوں طلبہ کے مستقبل کے تناظر میں اٹھائے۔ اگر تمام فریق ذمہ داری، شفافیت اور آئینی تقاضوں کو پیشِ نظر رکھ کر آگے بڑھتے ہیں تو اس بحران سے نہ صرف تعلیمی نظام بلکہ جمہوری اداروں پر عوام کے اعتماد کو بھی مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر یہ تنازع مستقبل میں مزید گہرا ہو کر قومی سیاست کا ایک مستقل موضوع بن سکتا ہے۔

وزیر اعظم مودی نے 'سورنا آندھرا' کے لیے 18000 کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کا آغاز کیا

نئی دہلی۔ یکم اگست۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز اعلان کیا کہ تقریباً 18000 کروڑ روپے کے بڑے بنیادی ڈھانچے کے اقدامات کا رول آؤٹ، افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنا آندھرا پردیش کی تیز رفتار ترقی کی علامت ہے۔ بھوگاپورم میں الوری سیتارام راجو بین الاقوامی ہوائی اڈے کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، پی ایم نے کہا "تقریباً 18000 کروڑ روپے کے ترقیاتی پروجیکٹوں کا آغاز کیا گیا، افتتاح کیا گیا اور یہاں ان کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ ترقیاتی کام اس تیز رفتاری کی علامت ہیں جس سے آندھرا پردیش آج ترقی کر رہا ہے۔ مزید برآں، پی ایم مودی نے بڑے بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی اقدامات کے رول آؤٹ کو ایک خوشحال "سوارنا آندھرا" کے ہدف کو حاصل کرنے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج آندھرا پردیش کی ترقی کے لیے اور سورنا آندھرا کے وژن کے لیے ایک بہت اہم دن ہے۔ میں آج ایک مقدس مہینے کے دوران ایسے مبارک موقع پر شمالی آندھرا کی اس مقدس سرزمین پر آکر خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں۔ سب سے پہلے، میں بھگوان سری وراہا لکشمی نرسمہا سوامی کے قدموں میں جھکتا ہوں۔" انہوں نے الوری سیتارام راجو بین الاقوامی ہوائی اڈے کے افتتاح کے ساتھ ساتھ قبائلی خواتین کے دھیمسا رقص کے لیے عالمی ریکارڈ قائم کرنے کے لیے جدید بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو کی مزید تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ چندرابابو کی خاصیت ہے کہ انہوں نے دونوں پہلوؤں کو اپنایا ہے۔ ایک طرف، ہوائی اڈے کی تعمیر، ایک ایسی سہولت جو آسمان تک پہنچتی ہے، اور دوسری طرف، ہماری قبائلی بہنوں کے ذریعہ دھیمسا رقص کا عالمی ریکارڈ قائم کرنا۔ میں خاص طور پر چندرابابو کے اس وژن کی تعریف کرتا ہوں۔

کواڈ اور آسیان کے تعلقات میں نئی پیش رفت۔ علاقائی شراکت داری کا آغاز

نئی دہلی۔ یکم اگست۔ ایم این این۔ جریدہ دی ڈپلومیٹ میں شائع ہونے والے ایک تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ کواڈ (بھارت، امریکہ، جاپان اور آسٹریلیا) اور آسیان کے درمیان حالیہ تعاون کو دونوں فریقوں کے تعلقات میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ مضمون کے مطابق، آسیان کی جانب سے کواڈ کے ساتھ عملی تعاون کی جانب بڑھنا خطے میں بدلتی ہوئی تزویراتی صورتحال کا عکاس ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ کواڈ نے حالیہ اجلاس میں آسیان آؤٹ لک آن دی انڈو۔پیسیفک (AOIP) کی عملی عمل درآمد کی حمایت کا اعلان کیا، جس میں سمندری سلامتی، اقتصادی استحکام، اہم و ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، انسانی امداد اور آفات سے نمٹنے کے شعبوں میں تعاون پر زور دیا گیا۔ مضمون کے مطابق، اگرچہ آسیان روایتی طور پر بڑی طاقتوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی پالیسی اپناتا رہا ہے، تاہم خطے میں بڑھتے ہوئے جغرافیائی و تزویراتی چیلنجز نے اسے زیادہ عملی شراکت داری کی جانب مائل کیا ہے۔

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
02 August 2026

بھیونڈی میں گزشتہ 12 برسوں کے دوران 7 بڑے عمارتی حادثات، 78 افراد جاں بحق، 100 سے زائد زخمی

بھیونڈی : یکم/ اگست (شارف انصاری):- ایشیا کی سب سے بڑی پاورلوم صنعت کے لیے مشہور شہر بھیونڈی خستہ حال اور ناقص تعمیر شدہ عمارتوں کی وجہ سے اب عمارتی حادثات کا شہر بنتا جا رہا ہے۔ گزشتہ 12 برسوں کے دوران شہر میں پیش آنے والے 7 بڑے عمارتی سانحات میں ملبے تلے دب کر 78 بے گناہ افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، جبکہ 100 سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ اس کے باوجود میونسپل انتظامیہ کی جانب سے ایسے حادثات کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات نہ کیے جانے کے باعث عمارتیں گرنے کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹے بڑے کئی دیگر حادثات میں بھی متعدد افراد جان گنوا چکے ہیں۔ غیبی نگر عمارت حادثہ: 9 افراد جاں بحق سال 2014 میں بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے وارڈ کمیٹی نمبر 2 کے تحت آنے والے غیبی نگر علاقے میں دو منزلہ عمارت منہدم ہوگئی تھی۔ ملبے سے 9 لاشیں نکالی گئی تھیں جبکہ کئی افراد کو بحفاظت بچا لیا گیا تھا۔ اس عمارت کی نچلی منزل پر کئی برسوں تک پاورلوم مشینیں چلتی رہی تھیں، جس کے باعث عمارت انتہائی کمزور ہو گئی تھی۔ حادثے سے تقریباً دو سال قبل مشینیں ہٹا دی گئی تھیں، مگر مسلسل استعمال کے سبب عمارت خستہ حال ہو چکی تھی۔ پیرانی پاڑہ حادثہ: 3 افراد کی موت اسی سال 2014 میں پیرانی پاڑہ علاقے میں بھی ایک عمارت منہدم ہوئی تھی، جس کے ملبے تلے دب کر 3 افراد جاں بحق ہوئے تھے۔ اس عمارت کی نچلی منزل پر بھی کئی برسوں تک پاورلوم چلتے رہے تھے، جس سے اس کی بنیاد کمزور ہوگئی تھی۔ آس بی بی کھدان روڈ اور نئی بستی کے حادثات سال 2015 میں آس بی بی کھدان روڈ پر واقع تین منزلہ عمارت اچانک زمین بوس ہوگئی، جس میں 8 افراد جاں بحق ہوئے۔ اسی برس نئی بستی میں بھی ایک عمارت گرنے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا، جس میں کئی افراد اپنی جانوں سے محروم ہوئے۔ جیلانی بلڈنگ سانحہ: 40 افراد جاں بحق 21 ستمبر 2020 کو رات 3 بج کر 40 منٹ پر پٹیل کمپاؤنڈ میں واقع تین منزلہ جیلانی بلڈنگ منہدم ہوگئی تھی۔ اس عمارت میں 40 فلیٹس تھے اور تقریباً 150 افراد رہائش پذیر تھے۔ نچلی منزل پر پہلے پاورلوم چلتے تھے، بعد میں انہیں ہٹا دیا گیا تھا، لیکن ڈرینیج کا پانی مسلسل جمع رہنے کے باعث عمارت مزید کمزور ہوگئی تھی۔ عمارت کا نصف حصہ اچانک گر پڑا، جس کے نتیجے میں 40 افراد جاں بحق ہوئے، جن میں 18 بچے بھی شامل تھے۔ تین روز تک جاری رہنے والے ریسکیو آپریشن میں 25 افراد کو زندہ نکال لیا گیا تھا۔ گوری پاڑہ حادثہ: 2 افراد جاں بحق 2 ستمبر 2023 کی رات تقریباً ایک بجے نیو گوری پاڑہ میں واقع تقریباً 40 سال پرانی عمارت (گھر نمبر 441) کا ایک حصہ اچانک گر گیا تھا۔ ملبے تلے ایک ہی خاندان کے 7 افراد دب گئے تھے۔ تھانے کی ٹی ڈی آر ایف ٹیم اور مقامی شہریوں کی مدد سے تمام افراد کو باہر نکالا گیا، تاہم ان میں سے 2 افراد جاں بحق ہو گئے، جن میں ایک آٹھ ماہ کا شیر خوار بچہ بھی شامل تھا۔ وَلگاؤں کے وردھمان بلڈنگ حادثے میں 6 افراد ہلاک 28 مئی 2023 کو بھیونڈی کے گوداموں والے علاقے وَلگاؤں میں واقع تین منزلہ وردھمان بلڈنگ زائد بوجھ کے باعث منہدم ہوگئی تھی۔ اس حادثے میں 6 افراد ملبے تلے دب کر جاں بحق ہوئے جبکہ کئی درجن افراد زخمی ہوئے تھے۔ کوہینور بلڈنگ حادثہ: 10 افراد جاں بحق سال 2020 کے بعد شہر کے سب سے بڑے عمارتی سانحات میں سے ایک 30 جولائی کو بھنڈاری کمپاؤنڈ میں پیش آیا، جہاں میونسپل کارپوریشن کی جانب سے خطرناک قرار دی گئی چار منزلہ کوہینور بلڈنگ اچانک منہدم ہوگئی۔ اس حادثے میں 10 افراد جاں بحق جبکہ 4 افراد زخمی ہوئے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق عمارت کے ستون (پلر) ٹوٹنے کے باعث یہ حادثہ پیش آیا۔

اللہ کی اطاعت، رسولؐ کی پیروی ضروری ہے، خودساختہ اعمال عنداللہ نامقبول: مولانا عبدالحفیظ اسلامی

حیدرآباد۔یکم/ اگست (پریس ریلیز) اللہ تعالی اوراس کے رسولؐ کی اطاعت سے دنیا و آخرت میں کامیابی یقینی ہے۔ان خیالات کا اظہار مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی،خطیب مسجد صالحہ قاسم وسینئر کالم نگار نے اپنے خطاب میں کیا،انہوں نے کہا کہ انسان کی اصل کامیابی اللہ اوراس کے رسولؐ کی اطاعت میں مضمر ہے۔اللہ تعالی نے صاف طور پر فرمادیا کہ میرے رسول جو بھی حکم دیں اس پر عامل ہوجاؤ اور جس چیز سے روک دیں اس سے بالکل اجتناب کرو۔مولانا نے کہا کہ ساری دنیا کا نظام اللہ کی اطاعت کیتحت چل رہاہے،یعنی پوری کائنات ایک نظم کی پابند ہے۔لہٰذا ہم انسان بھی اسی کائنات کا اصل حصہ ہیں تو پھر ہم اللہ کی اطاعت سے باہر کیسے زندگی بسر کرسکتے ہیں، جبکہ اس نے ہمیں عقل وہوش عطا فرمایے،نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے ذریعہ اچھے اور برے کی تمیز پیدا فرمائی نفع ونقصان کا فرق بتلایا۔ پھر ہم کیسے اپنے مالک کی ناشکری کرکے کامیاب ہوسکتے ہیں۔مولانا اسلامی نے قرآن کے حوالے سے کہا کہ اللہ پر ایمان کامل اور اطاعت کے ساتھ، رسولؐ کی پیروی لازمی ہے۔اللہ کی اطاعت کا سادہ مطلب اس کے تمام احکامات کو آخری حد تک اپنے او پر لازم کرتے ہوئے اس پر عامل ہوجانا ہے۔مولانا اسلامی نیکہا کہ قرآن میں تمام مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ پورے پورے طور پر اسلام میں داخل ہوجایں، شیطان کے نقش قدم پر نہ چلیں۔ انہوں نے تلقین فرمائی کہ اللہ کی اطاعت اور رسولؐ کی پیروی زندگی کے ہر شعبہ میں ہونی چاہیے۔نماز،روزہ،زکوٰۃ،سچائی، امانت داری ،والدین کی خدمت ،رشتہ داروں کے حقوق کا پاس وخیال یہ سب دین میں شامل چیزیں ہیں جبکہ جھوٹ،سود خواری، زنا کاری وشراب نوشی ، رشوت،غیبت اور بے حیائی و بد اخلاقی سے بچنا تو ایمان و اطاعت کا ناگزیر تقاضا ہے۔انہوں نے کہا کہ رسولؐ کی اطاعت کے بغیر اللہ کی محبت حاصل نہیں ہوسکتی۔خود ساختہ اعمال سے مجتنب رہتے ہوے،سنت نبوی کو اپنانا، تمام عبادات کو اس کے مطابق ادا کرنا ہی حقیقی اطاعت اور بندگی ہے۔مولانا نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج امت کی پریشانیوں، بے سکونی اور زوال کی سب سے بڑی وجہ کتاب الہی کیا حکامات سے دوری ہے۔انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام نے اپنی جان ومال سے اطاعت کی مثال پیش کی اور اسی وجہ سے وہ دنیا پر غالب آئے،آخرت میں کامیاب ہوئے۔آخر میں انہوں نے پانچ عملی نکات پیش کیے: سچی توبہ،پنج وقتہ نماز کی پابندی، روز کی اساس پر قرآن کی تلاوت اور اس پر غوروفکر تدبر، مسنون اعمال کو زندگی میں جاری کرنا اور جاری رکھنا،گھر کا ماحول دینی بنانا۔آخر میں دعا کی کہ اللہ ہمیں اپنا اور اپنے رسولؐ کا سچا فرماں بردار بنائے ہمارے قدم مضبوط جما دے۔

آسام واڈیشہ کے سیلاب زدہ علاقوں کے لئے امارت شرعیہ کی امدادی ٹیمیں روانہ ہورہی ہیں: ناظم امارت شرعیہ

پٹنہ : یکم/اگست (پریس ریلیز): اس وقت شمالی ہند کی ریاست آسام واڈیشہ کے متعدد اضلاع تباہ کن سیلاب کی زد میں ہیں، خاص کر آسام کے چار اضلاع شیوساگر، جورہٹ، گولاگھاٹ ،سرائے دیو میں بڑی تباہی مچی ہے، ہر طرف خوف وہراس اور دہشت کا ماحول بنا ہوا ہے ،لوگ اپنی جان بچانے کے لئے ٹیلوں اور باندھوں پر پناہ لئے ہوئے ہیں، ہر طرف نفسی نفسی بلکہ کسمپری کا عالم ہے،آپ جانتے ہیں کہ جب بھی قوم وملت پر اس طرح کی کوئی مصیبت آئی ہے، امارت شرعیہ بہار،اڈیشہ ،جھارکھنڈ ومغربی بنگال کی امدادی ٹیمیں بلاتفریق مذہب وملت پریشان حال لوگوں تک بروقت پہونچیں اور مصیبت زدہ لوگوں کے درمیان راحتی اشیاء تقسیم کیں ،اس لئے مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ العالی امیر شریعت بہار،اڈیشہ ،جھارکھنڈ ومغربی بنگال کی ہدایت پر متاثرہ علاقوں کے لئے فی الحال 10/افراد پر مشتمل دو ٹیمیں تشکیل دی گئیں ہیں تا کہ وہ فوراً متاثرہ لوگوں تک پہونچ کر راحت رسانی کا کام کریں ،اسی تعلق سے امیر شریعت بہار ،اڈیشہ ،جھارکھنڈ ومغربی بنگال حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی ہدایت وحکم پر یکم اگست ۲۰۲۶ءکو ایک مشاورتی میٹنگ زیر صدارت ناظم امارت شرعیہ بہار،اڈیشہ ،جھارکھنڈ ومغربی بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب منعقد ہوئی جس میں آسام میں آئے سیلاب کی ہولناکی بیان کرتے ہوئے ناظم صاحب نے کہا کہ وہاں آبی طغیانی سے آٹھ سے دس لاکھ افراد بری طرح متاثر ہوئے ہیں ،انہیں راحت بہم پہونچانا ہمارا ایمانی واخلاقی فریضہ ہے، چنانچہ شرکاء مجلس سے باہمی مشاورت وتبادلہ خیال کے بعد آسام واڈیشہ کے لئے علیحدہ علیحدہ ٹیمیں بنائی گئیں ،آسام جانے والی امدادی ٹیم کی قیادت مولانا احمد حسین قاسمی مدنی معاون ناظم امارت شرعیہ کریں گے ،جس میں مولانا محمد صابر حسین قاسمی کے علاوہ امارت شرعیہ اور جامعہ رحمانی کے دیگر علمائے کرام ہوں گے، جبکہ اڈیشہ کی قیادت مولانا عبد اللہ انس قاسمی کریں گے اور ان کی معیت میں مولانا مفتی عقیل اختر قاسمی ،مولانا صبغتہ اللہ کے علاوہ شعبہ دعوت تبلیغ کے منتخب اصحاب شریک کار ہوں گے،امارت شرعیہ کی یہ ٹیمیں سیلاب زدہ علاقوں میں پہونچ کر مقامی ذمہ دار اصحاب کی رہنمائی میں پریشان حال لوگوں کی ضروریات کے پیش نظر امدادی سامان فراہم کریں گے ،ناظم صاحب نے کہا کہ اس قدرتی آفت میں متاثرین کی امداد اور راحت رسانی کرنا اور خدمت خلق کے جذبہ سے دست تعاون بڑھانا بہت بڑی نیکی ہے ،اللہ تعالیٰ نے جنہیں اس قدرتی آفت سے بچایا ہے ان کی دینی واخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ مصیبت زدہ بھائیوں کی دل کھول کر مدد کریں ساتھ ہی پریشان حال بھائیوں کی صحت وسلامتی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں ،اس مشاورتی میٹنگ میں مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نائب ناظم امارت شرعیہ، مفتی محمد احتکام الحق قاسمی صاحب قائم مقام مفتی امارت شرعیہ ،مولانا سہیل اختر قاسمی صاحب نائب قاضی شریعت امارت شرعیہ ،مولانا محمد ابوالکلام شمسی صاحب معاون ناظم امارت شرعیہ ،مولانا احمد حسین صاحب معاون ناظم امارت شرعیہ ،مولانا رضوان احمد ندوی صاحب معاون ناظم امارت شرعیہ ،مولانا قمر انیس قاسمی صاحب معاون ناظم امارت شرعیہ ،جناب عبد الوہاب انصاری صاحب انچارج شعبہ اصلاحات اراضی امارت شرعیہ ،مولانا ارشد رحمانی صاحب آفس سکریٹری امارت شرعیہ ،عرفان الحسن صاحب انچارج بیت المال ،امتیاز احمد صاحب نائب انچارج بیت المال ،مولانا عبداللہ انس قاسمی صاحب ،مولانا محمد صابر حسین صاحب ،مولانا اسعد اللہ صاحب ،مولانا منہاج عالم ندوی صاحب ،مولانا محمد شارق رحمانی صاحب ،خبیب احمد صاحب بیت المال امارت شرعیہ کے علاوہ متعدد اصحاب نے شرکت کی۔

کشمیر کی تاریخی زرعی اصلاحات مستقبل کی کلید: عمر عبداللہ

بنگلورو۔یکم اگست۔ایم این این۔جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتہ کو IIMBue 2026 میں ایک کلیدی خطاب کیا، جہاں انہوں نے مرکز کے زیر انتظام علاقے کی تاریخی زرعی اصلاحات پر غور کیا اور زبردست اثر کے ذریعے اس کے مستقبل کی اقتصادی ترقی کے لیے ایک وژن کا خاکہ پیش کیا۔صنعت کے رہنماؤں اور آئی آئی ایم بنگلور کے سابق طلباء کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کئی دہائیوں قبل شروع کی گئی زمینی اصلاحات کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے تقریباً تین دہائیوں کے بعد، جموں وکشمیر نے ملک میں کہیں بھی زرعی اصلاحات کا سب سے زیادہ دور رس پروگرام شروع کیا۔ جوتیار زمین کا مالک بن گیا، اس کے کسی ایک علاقے میں نہیں، بلکہ پورے جموں وکشمیر اور اس کے درمیان کے اضلاع میں۔ اصلاحات کو مراحل میں بیان کیا گیا تھا اور ان کی بالغ شکل میں پہنچ گئی تھی۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان اصلاحات کا مقصد ملکیت کو وسیع کرنا اور پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔"مقصد سیدھا تھا: ملکیت کو وسیع کرنا، مراعات کو مضبوط کرنا، پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانا، اور جہاں کام تھا وہاں انعامات دے کر ایک مستحکم دیہی معیشت کی تعمیر کرنا۔ ان کی اہمیت زراعت سے بھی آگے بڑھی ہے۔ادارے مراعات طے کرتے ہیں۔اس طرح کی ادارہ جاتی تبدیلیوں کے نفسیاتی اور پیشہ ورانہ اثرات پر بات کرتے ہوئے، سی ایم نے نوٹ کیا" لوگ سرمایہ کاری کرنے سے پہلے، بچے کو تعلیم دینے سے پہلے، کوئی خطرہ مول لینے سے پہلے، اور نہ کرنے کا فیصلہ کرنے سے پہلے انہیں پڑھتے ہیں۔

نصیرآباد میں GNRF کے زیرِ اہتمام کے۔ٹی۔ایس اردو ہائی اسکول میں شجرکاری پروگرام، ماحولیاتی تحفظ کا پیغام

جلگاؤں : یکم/اگست (عقیل خان بیاولی): بدلتے موسم، بڑھتی ہوئی گرمی اور ماحولیاتی چیلنجز کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی انڈیا کے سماجی شعبہ GNRF (غریب نواز ویلفیئر فاؤنڈیشن) کی جانب سے ہر سال ملک بھر میں خصوصی شجرکاری مہم چلائی جاتی ہے۔اس مہم کے تحت GNRF کے رضاکار اب تک پورے ہندوستان میں لاکھوں پودے لگا چکے ہیں۔ اسی مہم کے تحت نصیرآباد کی کے۔ٹی۔ایس اردو ہائی اسکول میں شجرکاری پروگرام منعقد کیا گیا۔اس موقع پر اسکول کے اساتذہ کرام ،غیر تدریسی عملے اور طلبہ نے پودے لگا کر ماحول کے تحفظ اور سرسبز مستقبل کا پیغام دیا۔اس موقع پر دعوتِ اسلامی انڈیا،ضلع جلگاؤں کے صدر زبیر عطاری نے حاضرین سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں اور ان کی حفاظت و نگہداشت بھی کریں تاکہ آنے والی نسلوں کو صاف، سرسبز اور صحت مند ماحول میسر آسکے۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں عبدالباسط عطاری، ڈاکٹر عظیم شکیل قریشی، وسیم قریشی، معیز شیخ، عارف شیخ، زاہد سر، آصف قریشی، محمد فاروق اور GNRF کے ضلع صدر رفیق روشن نے خصوصی تعاون پیش کیا۔

قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کو لوکمانیہ تلک قومی ایوارڈ سے نوازا گیا

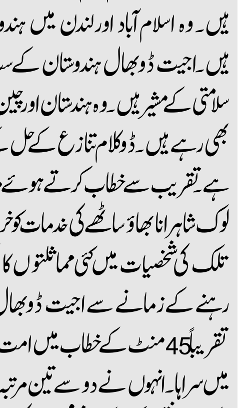

پونے۔یکم اگست۔ ایم این این۔مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ہفتہ کے روز پونے میں قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کو باوقار لوکمانیہ تلک قومی ایوارڈ پیش کیا۔تلک اسمارک ٹرسٹ کے مطابق اجیت ڈوبھال کو قومی سلامتی کے شعبے میں ان کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں اس اعزاز کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔81 سالہ اجیت ڈوبھال نے میزورم۔سکم۔پنجاب اور جموں وکشمیر جیسے حساس علاقوں میں اہم ذمہ داریاں انجام دی ہیں۔ وہ اسلام آباد اور لندن میں ہندوستانی سفارتی مشنوں میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔اجیت ڈوبھال ہندوستان کے سب سے طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے قومی سلامتی کے مشیر ہیں۔وہ ہندستان اور چین کے درمیان سرحدی مذاکرات کے لیے خصوصی نمائندے بھی رہے ہیں۔ڈوکلام تنازع کے حل کے لیے سفارتی کوششوں میں بھی ان کا اہم کردار مانا جاتا ہے۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے لوکمانیہ بال گنگادھر تلک اور لوک شاہر انا بھاؤ ساٹھے کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔انہوں نے اجیت ڈوبھال اور لوکمانیہ تلک کی شخصیات میں کئی مماثلتوں کا بھی ذکر کیا۔امت شاہ نے کہا کہ وہ گجرات کے وزیر داخلہ رہنے کے زمانے سے اجیت ڈوبھال کو جانتے ہیں اور وہ ایک پیدائشی محب وطن ہیں۔اپنے تقریباً 45 منٹ کے خطاب میں امت شاہ نے اجیت ڈوبھال کی غیر معمولی خدمات کو بھرپور انداز میں سراہا۔انہوں نے دو سے تین مرتبہ زور دے کر کہا۔جس طرح آپ سب نے انہیں اس اعزاز کے لیے منتخب کر کے خوشی محسوس کی ہے اسی طرح مجھے بھی اجیت ڈوبھال کو یہ ایوارڈ پیش کرتے ہوئے بے حد خوشی ہورہی ہے۔امت شاہ نے کہا کہ 2014 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کی پہلی اہم تقرری اجیت ڈوبھال کو قومی سلامتی کا مشیر مقرر کرنا تھی۔ان کے مطابق یہی فیصلہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کے لیے اجیت ڈوبھال کی خدمات کتنی اہم رہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ اجیت ڈوبھال اس عہدے پر سب سے طویل مدت تک خدمات انجام دینے والے قومی سلامتی کے مشیر ہیں۔امت شاہ نے ان کی درازیٔ عمر کی دعا کرتے ہوئے کہا کہ وہ سو برس کی عمر تک صحت اور توانائی کے ساتھ ملک کی خدمت کرتے رہیں۔لوکمانیہ تلک قومی ایوارڈ کا آغاز 1983 میں کیا گیا تھا۔اس ایوارڈ سے سب سے پہلے سوشلسٹ رہنما ایس ایم جوشی کو نوازا گیا تھا۔یہ ایوارڈ ہر سال یکم اگست کو آزادی کے عظیم مجاہد لوکمانیہ بال گنگادھر تلک کی برسی کے موقع پر ایسے افراد کو دیا جاتا ہے جنہوں نے ملک کی ترقی اور قومی تعمیر میں نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے اجیت ڈوبھال کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا۔جیمز بانڈ کا لقب اب پرانا ہو چکا ہے۔اجیت ڈوبھال ملک کے ایسے ماہر حکمت عملی ہیں جو اس سے کہیں آگے ہیں۔نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے بھی اجیت ڈوبھال کے طویل کیریئر کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دور میں ملک کو دفاعی حکمت عملی کا ایک نیا نظام اور نیا نظریہ ملا جس نے قومی سلامتی کے نقطۂ نظر کو نئی سمت دی۔

حکومتی فلاحی اسکیموں کو آخری مستحق فرد تک پہنچانے کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت: سلیم سارنگ

تعلیمی، سماجی بیداری اور پسماندہ طبقات تک سرکاری اسکیموں کی رسائی کے لیے مؤثر حکمت عملی پر غور، نوجوانوں اور خواتین کو تنظیم سے جوڑنے پر زور

نئی دہلی،یکم اگست (پریس ریلیز):نئی دہلی کے انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر (IICC) میں گذشتہ روز کو مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کے قومی عہدیداران کی ایک اہم نشست قومی صدر سلیم سارنگ کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں تنظیم کو ملک گیر سطح پر مزید مضبوط، فعال اور مؤثر بنانے کے ساتھ ساتھ سماج کے محروم اور پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود، تعلیم اور سماجی بیداری سے متعلق مختلف امور پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں بالخصوص سماج کے پسماندہ طبقات، نوجوانوں اور خواتین کو تنظیم سے وابستہ کرکے تعلیم کے میدان میں مؤثر کام کرنے کی حکمتِ عملی پر تفصیل سے غور کیا گیا۔اس کے ساتھ ہی آئین ہند کی جانب سے عطا کردہ بنیادی حقوق اور مختلف قانونی دفعات سے عوام کو واقف کرانے،معاشرے میں آئینی شعور بیدار کرنے اور سماجی بااختیاری کو فروغ دینے پر زور دیا گیا۔اجلاس کے دوران اس امر پر بھی اتفاق کیا گیا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی مختلف عوامی فلاحی اسکیموں کا فائدہ سماج کے پسماندہ اور ضرورت مند طبقات تک مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے منظم اور مربوط کوششیں کی جائیں۔ اس مقصد کے لیے عوامی بیداری کی مہم چلانے اور تنظیم کے پلیٹ فارم کے ذریعے لوگوں کو مختلف سرکاری اسکیموں کی معلومات فراہم کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔اجلاس میں شریک قومی اور ریاستی سطح کے تمام عہدیداران نے اپنے اپنے مشورے اور تجاویز پیش کرتے ہوئے تنظیم کو ملک بھر میں مزید مضبوط،فعال اور عوامی خدمت کے لیے وقف بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔اس موقع پر قومی صدر سلیم سارنگ نے اپنے صدارتی خطاب میں تنظیمی اتحاد، نظم وضبط اور سماجی خدمت کے جذبے کو مزید مستحکم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم، بیداری اور خدمت ہی سماج کی ہمہ جہت اور پائیدار ترقی کی بنیاد ہیں۔ اجلاس میں تنظیم کے قومی نائب صدر اور سابق وزیر محمد نثار قومی نائب صدر محب اللہ خان، دہلی اسٹیٹ صدر سلیم احمد، قومی جنرل سیکریٹری و ترجمان ستویر سنگھ جاٹو، قومی جنرل سیکرٹری صوفی محمد شفیق خان، ممبئی جنرل سیکریٹری (نارتھ ایسٹ) صوفی غلام خان، مغربی اتر پردیش کے صدر شمشاد حسین، منڈل صدر (مرادآباد) مشاہد حسین، ناصر حسین، سید محمد، سید انور، تسلیم خان، ایڈووکیٹ سہیل محمد نوید، ڈاکٹر بی۔ڈی۔خان اور محمد مہراس سمیت متعدد قومی اور ریاستی سطح کے عہدیداران شریک تھے۔

سنی دیول، راجکمار سنتوشی اس جگہ پر واپس آئے جہاں سے دہائیوں قبل ان کا سفر شروع ہوا تھا!

ممبئی : یکم/ اگست (ایم ملک): عامر خان پروڈکشن کے 'پارٹیشن '1947 کا پروموشنل سفر جے پور کے تاریخی رام باغ پیلس سے شروع ہوا، وہ جگہ جہاں ہدایت کار راجکمار سنتوشی نے اپنی مشہور بلاک بسٹر 'گھائل' کی کہانی کئی سال پہلے دھرمیندر کو سنائی تھی۔عامر خان پروڈکشن کی 'پارٹیشن '1947، جس میں شبانہ اعظمی، سنی دیول، اور پریتی زنٹا نے مرکزی کردار ادا کیے ہیں، اس سال کی سب سے بڑی فلموں میں سے ایک ہونے والی ہے۔ راجکمار سنتوشی کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم نے ملک بھر میں زبردست جوش وخروش پیدا کیا ہے۔فلم کی ملٹی سٹی پروموشنل مہم شروع ہو چکی ہے اور اس مہم کے ایک حصے کے طور پر سنی دیول جے پور پہنچے، جہاں انہوں نے تاریخی رام باغ محل میں قیام کیا اور پرانی یادیں تازہ کیں۔کئی سال پہلے، جب راجکمار سنتوشی گھائل کے ساتھ ہدایتکاری میں ڈیبیو کرنے والے تھے، انہوں نے اسی رام باغ محل میں تجربہ کار اداکار دھرمیندر کو فلم کی کہانی سنائی۔ بعد میں دھرمیندر نے فلم تیار کی، اور گھائل ایک بڑی بلاک بسٹر بن گئی۔اس فلم نے سنی دیول اور راجکمار سنتوشی کو ہندوستانی سینما کی سب سے کامیاب ہدایت کار اداکار جوڑیوں میں سے ایک کے طور پر قائم کیا۔اب تقریباً تین دہائیوں کے بعد تقسیم 1947 کا فروغ اسی جگہ سے شروع ہوا جہاں سے ان کا یادگار سفر شروع ہوا۔اس خصوصی یاد نے تقسیم 1947 کے پروموشنل سفر کو مزید جذباتی اور یادگار بنا دیا ہے۔ جیسے جیسے فلم کی ریلیز قریب آرہی ہے، اس کے ٹیزر اور ٹریلر کو ملنے والا زبردست ردعمل سامعین کی توقعات بڑھا رہا ہے۔ طاقتور اداکاری، ایک جذباتی کہانی، اور شاندار ڈائریکشن کے ساتھ،فلم ایک یادگار سینما تجربہ ہونے کا وعدہ کرتی ہے۔میکرز نے اپنے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو کے ذریعے اس خاص موقع کی ایک جھلک بھی شیئر کی۔ ویڈیو میں ان کے جے پور کے دورے کی کئی خوبصورت جھلکیاں دکھائی گئی ہیں۔سنی دیول اور راجکمار سنتوشی شہر کی پیاری یادیں بانٹتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔انہیں دیکھنے کے لیے جمع ہونے والے مداحوں کی بڑی تعداد نے بھی ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ بنانے والوں نے ویڈیو کا عنوان دیا:"Batwara1947#" کا سفر جے پور کے لوگوں کی محبت سے شروع ہوا۔اس دن کی ایک خاص جھلک یہ ہے، وہ دن جو ہم ہمیشہ یاد رکھیں گے۔'بتوارہ '1947 کا ٹریلر اب سامنے آگیا ہے۔اسے 14 اگست کو اپنے قریب کے سینما گھروں میں ضرور دیکھیں۔''ہندوستان کی تقسیم کے دردناک پس منظر میں'بتوارہ '1947 ایک جذباتی کہانی لاتی ہے جو تقسیم کی انسانی قیمت کا قریب سے جائزہ لیتی ہے۔یہ فلم مشکل حالات میں بھی انسانیت، امید اور محبت کی طاقت کو اجاگر کرتی ہے۔فلم کے طاقتور ٹریلر نے ناظرین پر گہرا تاثر چھوڑا ہے،اور اسے سال کی سب سے جذباتی فلموں میں سے ایک قرار دیا جا رہا ہے۔بنتواڑہ 1947 میں شبانہ اعظمی، سنی دیول، پریتی زنٹا، کرن دیول، علی فضل، اور ابھیمنیو سنگھ شامل ہیں۔اہم بات یہ ہے کہ تقریباً 30 سال بعد راجکمار سنتوشی اور سنی دیول کی سپرہٹ جوڑی اس فلم میں ایک ساتھ واپسی کر رہی ہے۔عامر خان پروڈکشن کے بینر تلے بننے والی بنتواڑہ 1947 کو راجکمار سنتوشی نے ڈائریکٹ کیا ہے۔فلم کی موسیقی اے آر نے ترتیب دی ہے۔رحمان، اور اس کے بول جاوید اختر نے لکھے ہیں۔فلم کو عامر خان اور اپرنا پروہت نے پروڈیوس کیا ہے۔بنتواڑہ 141947 اگست 2026 کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز کی جائے گی۔

تاپسی پنو کی سالگرہ: وہ کردار جنہوں نے انہیں ایک مخصوص اداکارہ ہونے کا ثبوت دیا

ممبئی : یکم/اگست (ایم ملک): یہاں تک کہ جب مواد پر مبنی سینما آج انڈسٹری کا سب سے بڑا رجحان نہیں تھا، تب بھی تاپسی پنو اپنی فلموں کا انتخاب کہانیوں پر مبنی کر رہی تھیں جو اختراعی تھیں۔ سادہ، طے شدہ فارمولوں کی پیروی کرنے والی فلموں کے بجائے، اس نے اسکرپٹ کا انتخاب کیا جس میں سماجی سوالات اٹھائے گئے اور مضبوط خواتین کرداروں کو کہانی کے مرکز میں رکھا گیا۔ان کی سالگرہ پر، آئیے سات فلموں کو یاد کرتے ہیں جنہوں نے ثابت کیا کہ اچھی کہانیاں ہمیشہ رجحانات سے بالاتر ہوتی ہیں۔پنک (2016): رضامندی کو کہانی کا بنیادی مسئلہ بنانا: اس وقت، کمرہ عدالت کے ڈراموں میں اکثر مرد مرکزی کردار پیش کیے جاتے تھے، لیکن پنک نے کہانی کے مرکز میں تین عام خواتین کو رکھا تھا۔تاپسی نے مینل کے کردار کو سادگی اور طاقت کے ساتھ پیش کیا۔اس فلم کو ہندوستانی سینما کی سب سے اہم سماجی فلموں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔نام شبانہ (2017): جب خواتین ایکشن ہیروئنز ابھی عام نہیں تھیں۔ خواتین کی زیر قیادت ایکشن فلموں کا دور شروع ہونے سے پہلے، تاپسی پنو نے نام شبانہ جیسی فلم میں کام کیا۔اس نے ثابت کر دیا کہ عورت ایکشن تھرلر اپنے طور پر لے سکتی ہے۔فلم نے طاقت، حکمت اور جذباتی گہرائی کا مظاہرہ کیا۔ بدلہ (2019): جب اس نے بھاری مسالہ پر ایک مضبوط کہانی کا انتخاب کیا۔جب نفسیاتی تھرلرز کو محفوظ تجارتی آپشن نہیں سمجھا جاتا تھا، تاپسی نے بدلا جیسی فلم کا انتخاب کیا۔فلم کا مکمل انحصار کہانی سنانے اور اداکاری پر تھا، اور اس کی اداکاری نے سامعین کو آخر تک مسحور رکھا۔تھپڑ (2020): ایک تھپڑ قومی بحث بن گیا۔بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ صرف ایک تھپڑ پر مبنی فلم شائقین سے گونج نہیں پائے گی،لیکن تھپڑ نے سب کو غلط ثابت کر دیا۔تاپسی کی پرسکون اور ایماندارانہ کارکردگی نے احترام، مساوات اور عزت نفس جیسے مسائل پر ملک گیر بحث کو جنم دیا۔رشمی راکٹ (2021): نظر انداز کیے گئے مسئلے کو مرکزی دھارے میں لانا۔رشمی راکٹ میں،تاپسی نے کھیلوں میں صنفی جانچ کے غیر معروف موضوع سے نمٹا۔سخت جسمانی تیاری اور جذباتی اداکاری کے ذریعے، وہ عوام کے سامنے ایک غیر زیر بحث مسئلہ لے آئی۔حسین دلروبا (2021): ایک ہیروئن جو مکمل طور پر پرفیکٹ نہیں تھی۔ایک ایسے وقت میں جب فلموں میں خواتین کے کرداروں سے اکثر مثالی ہونے کی توقع کی جاتی تھی، تاپسی نے ملکہ جیسا کردار ادا کیا۔وہ جذباتی، ضدی، غیر متوقع،اور مکمل طور پر انسان تھی۔فلم کی کامیابی نے یہ ظاہر کیا کہ سامعین اس طرح کے پیچیدہ خواتین کرداروں کی تعریف کرتے ہیں۔ساںڈ کی آنکھ (2019): ایک ایسی کہانی جس نے عمر اور معاشرے کی حدود کو پامال کیا۔ سانڈ کی آنکھ میں، تاپسی نے پرکاشی تومر کا کردار ادا کیا، جو ہندوستان کے سب سے پرانے شوٹروں میں سے ایک ہیں۔ یہ فلم ہمت، محنت اور زندگی کے کسی بھی مرحلے پر خوابوں کا پیچھا کرنے کی ضرورت کی ایک متاثر کن کہانی تھی۔ اس نے ظاہر کیا کہ غیر معمولی کہانیاں کہیں سے بھی آسکتی ہیں۔سینما کے رجحانات بدلتے رہتے ہیں، لیکن اچھی کہانیوں کا دیرپا اثر ہوتا ہے۔تاپسی پنو کا کیریئر اس کا ثبوت ہے۔ یہاں تک کہ جب مواد پر مبنی فلمیں آج کی طرح عام نہیں تھیں، تب بھی اس نے اسکرپٹ کا انتخاب کیا جن میں گہرائی، مضبوط کردار اور سماجی طور پر متعلقہ موضوع تھا۔ اب، جیسا کہ وہ گندھاری میں ایک اور مختلف اور چیلنجنگ کردار ادا کر رہی ہیں، تاپسی نے ایک بار پھر ثابت کیا کہ پہچان رجحانات کی پیروی سے نہیں، بلکہ ایک نیا راستہ بنانے سے آتی ہے۔

ملک کے نوجوان ذاتی خواہشات کو قومی مفاد کے تابع کریں: اجیت ڈوبھال

پونے ۔یکم اگست۔ایم این این۔قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے ہفتہ کے روز ہندوستان کے نوجوانوں سے ملک کی تعمیر کے لئے خود کو پوری طرح وقف کرنے کی پرجوش اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی تاریخ میں "موقع کی ایک نادر کھڑکی" کھل گئی ہے جسے پھسلنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔پونے میں لوک مانیا تلک نیشنل ایوارڈ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، ڈوبھال نے اس بات پر زور دیا کہ آزادی کی اصل روح ذمہ داری میں ہے اور یہ کہ ذاتی یا تنگ مفادات کو قوم کے اولین مفاد کے تابع ہونا چاہیے۔آج کے نوجوانوں کو اپنے آپ کو پوری طرح قوم کے لیے وقف کر دینا چاہیے۔انہیں یہ عزم کرنا چاہیے کہ وہ ہمیشہ قومی مفاد میں کام کریں گے، ذاتی یا تنگ مفادات کو پس پشت ڈال کر ان چیزوں کا انتظار کرنا چاہیے۔ اب، ترجیح قوم کی تعمیر ہے، ہمارے ملک کی تاریخ میں ایک نادر موقع آیا ہے، اور ہم اسے ضائع ہونے کے متحمل نہیں ہو سکتے ، مجھے یقین ہے کہ ہم اس مشن میں کامیاب ہوں گے اور تاریخ میں ایک نیا باب رقم کریں گے۔ این ایس اے نے نوٹ کیا کہ نوجوان نسل اس آزادی کی نوعیت کی غلط تشریح کر سکتی ہے جس سے وہ آج لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر ہمارے نوجوان۔وہ سوچ سکتے ہیں کہ ہندوستان ہمیشہ جیسا آج ہے۔ وہ محسوس کر سکتے ہیں کہ آج ہم جس آزادی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں وہ صرف جو چاہیں کرنے کے بارے میں ہے۔لیکن آزادی یہ نہیں تھی۔ یہ ان لوگوں نے حاصل کی تھی جنہوں نے اس کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔انہوں نے نوجوانوں میں ایک نیا شعور بیدار کرنے کے لیے لوک مانیہ تلک کی قیادت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ" موجودہ نسل کے لیے تلک کے مشہور نعرے کو جدید بناتے ہوئے، ڈوبھال نے ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ایک نیا اعلان تجویز کیا۔" اگر وہ [تلک] اب یہاں ہوتے تو وہ ہمیں کون سا نیا نعرہ یا اعلان دیتے؟ شاید وہ کہتے،'ہندوستان کو مضبوط اور ترقی یافتہ بنانا میرا پیدائشی حق ہے،اور میں اسے کروں گا۔مجھے اس قوم کو طاقتور بنانا ہے،میں اپنی آخری سانس تک اس کے لیے جو کچھ کرسکتا ہوں، کروں گا۔ڈوبھال نے"وید تجزیہ" کے اسٹریٹجک فریم ورک کی مزید وضاحت کی - جو اہم،ضروری اور مطلوبہ ہے اس کی نشاندہی کرنا - نوجوانوں کی فیصلہ سازی میں رہنمائی کرنے کے لیے۔

ناندیڑ: ہنی ٹریپ کے ذریعے بلیک میلنگ اور

ایک لاکھ روپے بھتہ مانگنے والی پانچ رکنی ٹولی گرفتار

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں ایک شخص کو ہنی ٹریپ میں پھنسا کر اس کی تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل کرنے اور جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دے کر ایک لاکھ روپے بھتہ طلب کرنے والے معاملے میں پولیس نے برق رفتاری سے کارروائی کرتے ہوئے پانچ ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق 31 جولائی 2026 کو ایک خاتون نے متاثرہ شخص کو فون کر کے ڈرائیور کی ضرورت ہونے کا بہانہ بنایا اور اسے بھاگیہ نگر کے دھولے کارنر، بیلا نگر علاقے میں بلایا۔ جب متاثرہ شخص موقع پر پہنچا تو وہاں موجود خاتون سمیت تین دیگر خواتین اور ایک مرد نے اسے باتوں میں الجھا کر قریبی مکان میں لے گئے۔ گھر کے اندر ملزمان نے زبردستی متاثرہ شخص کی قمیص اتروائی، اس کے موبائل فون سے تصاویر اور ویڈیوز بنائیں اور انہیں سوشل میڈیا پر وائرل کرنے کے علاوہ جھوٹے عصمت دری کے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دے کر ایک لاکھ روپے بھتہ طلب کیا۔ ملزمان نے متاثرہ شخص کی تقریباً آٹھ گرام وزنی سونے کی انگوٹھی، جس کی مالیت تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار روپے ہے، بھی زبردستی چھین لی اور جان سے مارنے و بدنام کرنے کی دھمکی دے کر فرار ہو گئے۔ متاثرہ شخص کی شکایت پر بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 405/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 310(2)، 308(3)، 351(2) اور 352 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس رامیشور وانجنے کی نگرانی میں پولیس انسپکٹر سنتوش تامبے، پولیس انسپکٹر مہیش مالی، پولیس سب انسپکٹر ونود دیشمکھ اور جرائم تفتیشی ٹیم نے تکنیکی شواہد، خفیہ معلومات اور مقامی ذرائع کی مدد سے چند گھنٹوں میں تمام پانچ ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت شیلا سنیل بھدرگے (39)، اندوبائی وٹھل راؤ باہاٹے (55)، سنیتا رامکانت سونکامبلے (55)، ریکھا رام چندر انگولے (45) اور امن ماروتی کامبلے (22) کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس اس بات کی بھی تفتیش کر رہی ہے کہ آیا یہ گروہ اس نوعیت کی مزید وارداتوں میں بھی ملوث رہا ہے یا نہیں۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے دو اسکوٹیاں، چار مختلف کمپنیوں کے موبائل فون، ایک آٹو رکشا اور متاثرہ شخص سے چھینی گئی آٹھ گرام وزنی سونے کی انگوٹھی برآمد کر لی ہے۔ ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت تقریباً پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ مقدمے کی مزید تفتیش پولیس سب انسپکٹر ونود دیشمکھ کر رہے ہیں۔ ناندیڑ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملازمت، کاروبار یا کسی بھی بہانے سے نامعلوم افراد کی جانب سے سنسان مقامات پر بلائے جانے سے پہلے مکمل تصدیق کریں۔ اگر کوئی شخص تصاویر یا ویڈیوز وائرل کرنے کی دھمکی دے کر بھتہ طلب کرے تو گھبرانے کے بجائے فوراً قریبی پولیس اسٹیشن یا ایمرجنسی نمبر 112 پر اطلاع دیں۔ پولیس نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اس گروہ نے کسی اور شخص کو بھی اسی طرح ہنی ٹریپ یا بلیک میلنگ کا نشانہ بنایا ہو تو وہ بلا جھجھک بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن سے رابطہ کرے۔ متاثرین کی شناخت مکمل طور پر خفیہ رکھی جائے گی۔

ناندیڑ: مختلف جرائم کے مقدمات درج، چوری، دھوکہ دہی

غیر قانونی اسلحہ، شراب اسمگلنگ اور بھینسوں کی چوری

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے مختلف پولیس تھانوں میں چوری، دھوکہ دہی، موٹر سائیکل چوری، جانوروں پر ظلم، غیر قانونی اسلحہ رکھنے اور غیر قانونی شراب کی نقل و حمل و فروخت کے متعدد مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ دھرم آباد پولیس کے مطابق 18 جون 2026 کی رات کارے گاؤں میں جیو ٹاور سے نامعلوم چور دو بیٹریاں، جن کی مالیت تقریباً 50 ہزار روپے ہے، چرا کر لے گئے۔ اس سلسلے میں مقدمہ درج کر کے تفتیش جاری ہے۔ تامسا پولیس اسٹیشن میں ہمایت نگر تعلقہ کے کانڈلی گاؤں کے ایک شخص کی شکایت پر ایک ملزم کے خلاف ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر فون پے کے ذریعے 5 لاکھ 10 ہزار روپے ہتھیانے کے الزام میں دھوکہ دہی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

بھوکر پولیس نے ایک بولیرو پک اپ گاڑی میں بغیر اجازت نامے کے تین بھینسوں کو غیر انسانی طریقے سے باندھ کر لے جانے کے الزام میں ایک شخص کے خلاف جانوروں پر ظلم کی روک تھام ایکٹ، مہاراشٹر اینیمل پریزرویشن ایکٹ اور موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ گاڑی اور جانور ضبط کر لیے گئے ہیں۔

قندھار پولیس اسٹیشن میں داولملک درگاہ کے قریب کھڑی ایک موٹر سائیکل جبکہ مانڈوی پولیس اسٹیشن کی حدود میں پمپل گاؤں پھاٹا سے ایک اور موٹر سائیکل چوری ہونے کے الگ الگ مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ دونوں واقعات کی تفتیش جاری ہے۔

کنوٹ پولیس نے حد بندی (تڑی پار) حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بغیر لائسنس تلوار رکھنے والے ایک نوجوان کے خلاف بھارتی اسلحہ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ اسی طرح ناندیڑ دیہی پولیس نے سوشل میڈیا پر بغیر لائسنس خنجر کے ساتھ تصویر اپ لوڈ کرنے والے ایک شخص کے خلاف بھی اسلحہ ایکٹ کے تحت کارروائی کی ہے۔

غیر قانونی شراب کے خلاف بھی مختلف کارروائیاں عمل میں لائی گئیں۔ بھاگیہ نگر پولیس نے ایک شخص کو دیسی شراب کی غیر قانونی فروخت کی نیت سے شراب رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ ناندیڑ دیہی پولیس نے اسکوٹی پر دیسی شراب کی غیر قانونی نقل و حمل کرنے والے دو افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا، جبکہ مانڈوی پولیس نے موٹر سائیکل پر شراب لے جا رہے ایک شخص کو گرفتار کر کے اس کے خلاف بھی مہاراشٹر پروہیبیشن ایکٹ کے تحت کارروائی کی ہے۔ تمام مقدمات میں متعلقہ پولیس اسٹیشنوں کی جانب سے مزید قانونی کارروائی اور تفتیش جاری ہے۔

لاتور: جلکوٹ میں جوئے کے اڈے پر پولیس کا چھاپہ

9/ملزمان گرفتار، 4.64 لاکھ روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف جاری مہم کے تحت پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شاہاجی اوماپ کی ہدایت پر تشکیل دی گئی خصوصی ٹیم نے لاتور ضلع کے جلکوٹ علاقے میں جوئے کے اڈے پر کامیاب کارروائی کرتے ہوئے 9 افراد کو حراست میں لے لیا۔ پولیس کے مطابق یکم اگست 2026 کو جلکوٹ پولیس اسٹیشن کی حدود میں ارجن سنبھاجی واگھمارے کے زرعی فارم میں قائم ٹین شیڈ پر چھاپہ مارا گیا، جہاں کئی افراد جوا کھیلتے ہوئے پائے گئے۔ کارروائی کے دوران پولیس نے 58 ہزار 360 روپے نقد، 7 موبائل فون اور 8 موٹر سائیکلیں ضبط کیں۔ ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت تقریباً 4 لاکھ 64 ہزار 360 روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں مجموعی طور پر 9 ملزمان کو حراست میں لیا گیا ہے اور ان کے خلاف جلکوٹ پولیس اسٹیشن میں مہاراشٹر جواء ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرنے کی کارروائی جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس سب انسپکٹر پنکج انگلے، پولیس اہلکار پردیپ خانسولے، گنیش راٹھوڑ، سندیپ واگھاڈے اور گجانن ڈورے نے انجام دی۔ پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شاہاجی اوماپ نے ٹیم کی شاندار کارکردگی پر افسران اور اہلکاروں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر شاہاجی اوماپ نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے علاقوں میں جاری غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع پولیس کو دیں۔ اس مقصد کے لیے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے دفتر کی جانب سے ”مخبر“ ہیلپ لائن شروع کی گئی ہے، جس کا موبائل نمبر 9150100100 ہے۔ شہری اس ہیلپ لائن پر خفیہ طور پر غیر قانونی کاروبار، جوا، منشیات، شراب فروشی اور دیگر جرائم سے متعلق معلومات فراہم کر سکتے ہیں، تاکہ ایسے عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی کی جا سکے۔

موٹر سائیکل چور گرفتار، ایک مقدمہ حل

تین دو پہیہ گاڑیاں ضبط

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ دیہی پولیس نے موٹر سائیکل چوری کے ایک مقدمے کا کامیاب سراغ لگاتے ہوئے ایک ملزم کو گرفتار کر لیا ہے، جبکہ اس کے قبضے سے مجموعی طور پر تین موٹر سائیکلیں ضبط کی گئی ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی رہنمائی میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی حدود میں گاڑی چوری کے مقدمات کی تفتیش جاری تھی۔ اسی دوران ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے جرم نمبر 922/2026، دفعہ 303(2) بھارتیہ نیائے سنہتا کے تحت درج موٹر سائیکل چوری کے مقدمے میں اہم کامیابی حاصل ہوئی۔ 31 جولائی 2026 کو تفتیش کے دوران پولیس کو خفیہ اطلاع ملی کہ چوری شدہ موٹر سائیکل منوج ڈنکر سدار (عمر 38 سال)، ساکن پنچ شیل بدھ وہار کے قریب، ہڈکو، ناندیڑ کے گھر میں موجود ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے ملزم کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی، جس کے دوران اس کے قبضے سے چوری شدہ موٹر سائیکل نمبر MH-26-BW-3734 برآمد کی گئی، جس کی مالیت تقریباً 60 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ مزید تفتیش کے دوران ملزم کے گھر سے مزید دو موٹر سائیکلیں (MH-26-AP-3166 اور MH-26-AP-9310) بھی برآمد ہوئیں۔ ان دونوں گاڑیوں کے بارے میں متعلقہ پولیس تھانوں سے یہ جانچ کی جا رہی ہے کہ آیا وہ بھی چوری کے مقدمات میں مطلوب ہیں یا نہیں۔ اس سلسلے میں مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔ پولیس نے ملزم کے قبضے سے مجموعی طور پر تین موٹر سائیکلیں ضبط کی ہیں، جن کی مجموعی مالیت تقریباً ایک لاکھ 20 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر پولیس انسپکٹر چنچولکر کی نگرانی میں جرائم تفتیشی ٹیم کے پولیس سب انسپکٹر بابوراؤ چوہان، پولیس اہلکار جادھو، یالاوار اور شیر گیری نے انجام دی۔ ناندیڑ دیہی پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی گاڑیاں محفوظ مقامات پر پارک کریں، ڈبل لاک کا استعمال کریں اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن کو دیں۔

ضلع ناندیڑ: تعلقہ وار روزانہ بارش کی رپورٹ

تاریخ: 01.08.2026

نمبر	تعلقہ	01 جون تا 31 اکتوبر اوسط سالانہ بارش (ملی میٹر)	01 جون سے آج تک بارش (ملی میٹر)	گزشتہ سال آج تک بارش (ملی میٹر)	آج کی بارش (ملی میٹر)	رواں سال مجموعی بارش (ملی میٹر)	گزشتہ سال آج تک اوسط (%)	01 جون تا 31 اکتوبر اوسط (%)	گزشتہ سال آج تک مجموعی بارش (ملی میٹر)	گزشتہ سال اوسط (%)
1	ناندیڑ	830.35	380.20	382.00	5.50	387.50	101.90	46.67	358.30	94.20
2	بلولی	910.87	407.50	317.90	0.40	318.30	78.10	34.94	329.60	80.90
3	مُکھیڑ	778.90	337.60	393.50	0.50	394.00	116.70	50.58	229.20	67.90
4	قندسار	802.78	362.70	382.80	0.30	383.10	105.60	47.72	292.50	80.60
5	قندہار	794.80	333.80	369.80	0.40	370.20	110.90	46.58	299.50	89.70
6	دیگلور	880.60	460.10	365.20	1.60	366.80	79.70	41.65	392.70	85.40
7	بھوکر	963.28	438.90	380.60	1.80	382.40	87.10	39.70	378.80	86.30
8	دھرما آباد	820.75	360.20	401.50	1.10	402.60	111.80	49.05	233.40	64.80
9	کینوٹ	1026.58	496.20	607.30	3.20	610.50	123.00	59.47	525.10	105.80
10	مدکھیڑ	829.20	408.80	497.50	7.00	504.50	123.40	60.84	449.30	109.90
11	حمایت نگر	867.30	445.10	445.50	0.50	446.00	100.20	51.42	450.30	101.20
12	ماہور	1016.70	540.10	607.30	1.00	608.30	112.60	59.83	481.10	89.10
13	اردھاپور	806.40	386.60	358.10	0.10	358.20	92.70	44.42	275.70	71.30
14	عمری	857.40	373.90	405.90	4.20	410.10	109.70	47.83	331.10	88.60
15	اردھاپور	793.60	384.90	469.90	1.70	471.60	122.50	59.43	375.40	97.50
16	نائیگاؤں بازار	723.50	300.90	324.00	0.40	324.40	107.80	44.84	244.30	81.20
ضلع اوسط		891.30	407.70	416.70	1.90	418.60	102.70	46.97	346.80	85.10

آج کی بارش: گزشتہ 8 گھنٹوں مین ریکارڈ کی گئی بارش

معمولی بارش: 0.20 mm تا 2.40 mm

ہلکی بارش: 2.50 mm تا 15.50 mm

نوٹ: اعداد و شمار مین بعد ازاں معمولی تبدیلی ممکن ہے۔

جاری کنندہ: ضلع ایمرجنسی آپریشن سینٹر (DEOC)، ناندیڑ

ماخذ: متعلقہ تحصیل دفتر ریکارڈ / موسمی رپورٹ

ناندیڑ: ”اعضا عطیہ، زندگی کی نئی امید

مہم کو زبردست عوامی پذیرائی، مختلف مقابلوں کا انعقاد

ناندیڑ، یکم اگست: (ورق تازہ نیوز) ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان سرکاری میڈیکل کالج و اسپتال، وشنوپوری، ناندیڑ کے شعبۂ اینستھیزیالوجی کی جانب سے ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ کی رہنمائی میں ”اعضا عطیہ، زندگی کی نئی امید مہم کے تحت اعضا عطیہ سے متعلق بیداری پروگرام نہایت جوش و خروش کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اس مہم کا مقصد معاشرے میں اعضا عطیہ کے بارے میں شعور بیدار کرنا اور اعضا عطیہ کریں، زندگیاں بچائیں“ کا پیغام عوام تک پہنچانا تھا۔ اس سلسلے میں مختلف مقابلوں اور بیداری پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ اس مہم کے تحت میڈیکل کالج، سرکاری آیورویدک میڈیکل کالج ناندیڑ کے طلبہ، ریزیڈنٹ ڈاکٹروں اور ملازمین کے لیے پوسٹر مقابلہ، رنگولی مقابلہ اور اسٹریٹ ڈرامہ (پتھ ناٹیہ) جیسے مختلف پروگرام منعقد کیے گئے۔ طلبہ نے سماجی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سرگرمیوں میں بھرپور اور تخلیقی انداز میں حصہ لیا۔ پوسٹر مقابلے میں طلبہ نے اعضا عطیہ کی اہمیت، اس سے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کی ضرورت اور ”ایک اعضا عطیہ، کئی زندگیاں“ جیسے مؤثر پیغام کو خوبصورتی سے پیش کیا۔ رنگولی اور پوسٹر آرٹ کے ذریعے بھی اعضا عطیہ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ اسی طرح طلبہ کی جانب سے پیش کیے گئے اسٹریٹ ڈرامے میں یہ مؤثر پیغام دیا گیا کہ اعضا عطیہ کے ذریعے کئی ضرورت مند مریضوں کو نئی زندگی دی جا سکتی ہے، جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ اس موقع پر ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ نے کہا کہ اعضا عطیہ انسانیت کی اعلیٰ ترین خدمت ہے اور ایک شخص کے اعضا عطیہ کرنے سے کئی مریضوں کو نئی زندگی مل سکتی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اعضا عطیہ کے بارے میں مثبت سوچ اپنائیں اور اس حوالے سے بیداری پیدا کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ طبی طلبہ کو ایسے سماجی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے تاکہ معاشرے میں اعضا عطیہ کے بارے میں سائنسی شعور اور مثبت سوچ کو فروغ دیا جا سکے۔ تقریب کے اختتام پر ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ نے افسران، ملازمین، طلبہ اور شہریوں کے ساتھ مل کر اعضا عطیہ کا عہد لیا اور اس انسانی خدمت کی تحریک کو مزید وسیع پیمانے پر عام کرنے کے لیے سب سے فعال کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔

بھارت اور روانڈا نے دوطرفہ تجارت کو وسعت دینے اور کاروبار سے کاروباری مشغولیت کو مضبوط بنانے کا عہد کیا

نئی دہلی۔ یکم اگست۔ ایم این این۔ ہندوستان۔ روانڈا مشترکہ تجارتی کمیٹی کا پہلا اجلاس 30 اور 31 جولائی 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ ہندوستانی وفد کی قیادت جوائنٹ سکریٹری، محکمہ تجارت، جناب امیت کمار نے کی، جب کہ روانڈا کے وفد کی قیادت ڈائریکٹر جنرل، ایشیا، بحرالکاہل اور مشرقِ وسطیٰ کے امور، وزارت خارجہ، بین الاقوامی تعاون اور وزارتِ خارجہ کے اے وائی آرگائیر نے کی۔ افتتاحی خطاب کرتے ہوئے، ایڈیشنل سکریٹری، محکمہ تجارت، جناب یشویر سنگھ نے کہا کہ افتتاحی اجلاس دو طرفہ تجارت کا جائزہ لینے، تجارتی ٹوکری کو متنوع بنانے، دوطرفہ سرمایہ کاری کو بڑھانے اور لاجسٹک رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ایک مستقل، منظم اور متواتر اعلیٰ طریقہ کار قائم کرتا ہے۔ دونوں اطراف نے اشیاء اور خدمات میں دو طرفہ تجارت کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا۔ روانڈا کو ہندوستان کی بنیادی برآمدات میں دوائیوں کی فارمولیشنز اور بائیولوجیکل، دو اور تین پہیوں والی گاڑیاں، صنعتی اور برقی مشینری، تیل کا کھانا، اور لوہے اور اسٹیل کی مصنوعات شامل ہیں، جب کہ روانڈا کی ہندوستان کو برآمدات میں سیسہ، مسالے، ضروری تیل، تانبا، قیمتی اور نیم قیمتی پتھر، پراسیس شدہ زرعی معدنیات شامل ہیں۔ دونوں فریقوں نے دوطرفہ تجارتی ٹوکری کو متنوع بنانے، کاروبار سے کاروباری مشغولیت کو آسان بنانے اور مارکیٹ تک رسائی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ٹھوس کوششیں کرنے پر اتفاق کیا۔ ہندوستان نے بھاری انجینئرنگ سامان، دواسازی اور طبی آلات، بہتر پیٹرولیم مصنوعات، ٹیکسٹائل، سمندری مصنوعات، پلاسٹک، کھیلوں کے سامان اور کھلونے، جواہرات اور زیورات اور سائنسی آلات کی برآمدات کو بڑھانے کی صلاحیت کو اجاگر کیا۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ ہندوستان روانڈا کا دواسازی کی درآمد کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، جو ملک کی دواسازی کی درآمدات کا تقریباً 24.5 فیصد ہے۔

بھارت اور چین نے چھ سال کے وقفے کے بعد

سرحدی تجارت دوبارہ شروع کی

نئی دہلی۔ یکم اگست۔ ایم این این۔ ہندوستان اور چین نے مشرقی سکم میں تاریخی نتھولا پاس کے ذریعے سرحدی تجارت دوبارہ شروع کر دی ہے، چھ سال کی معطلی کے بعد قدیم سلک روٹ کی ایک اہم شاخ کو دوبارہ کھول دیا ہے۔ تجارتی راہداری 1 اگست 2026 کو دوبارہ فعال ہوگئی، 2020 میں کووڈ-19 وبائی امراض اور سرحد پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے رک گئی تھی۔ دوبارہ کھولنے کو دونوں ممالک کے درمیان اعتماد سازی کے ایک اہم اقدام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے کیونکہ وہ دوطرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے کی سمت کام کر رہے ہیں۔ این ڈی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق، یہ اقدام سفارتی مصروفیات کے سلسلے کے بعد کیا گیا ہے، جس میں حالیہ اعلیٰ سطحی بات چیت بھی شامل ہے جس کا مقصد محدود اقتصادی اور ثقافتی تبادلوں کو بحال کرنا ہے۔ نتھولا کے ذریعے تجارت پہلی بار 6 جولائی 2006 کو دوبارہ کھولی گئی، جو 1962 کی بھارت۔ چین جنگ کے بعد چار دہائیوں سے زیادہ بند رہنے کے بعد تھی۔ یہ کوریڈور مشرقی سکم میں ہندوستان کے شیرتھانگ ٹریڈ مارٹ کو تبت میں چین کے رنچینگنگ ٹریڈ مارٹ سے جوڑتا ہے، جس سے رجسٹرڈ تاجروں کو موجودہ دوطرفہ معاہدوں کے تحت مقامی طور پر تیار کردہ منظور شدہ سامان کا تبادلہ کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ موسمی تجارت کی کھڑکی عام طور پر تقریباً چھ ماہ تک چلتی ہے، سخت ضابطوں کے تحت سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔ تاجروں کو پیر سے جمعرات تک کام کرنے کی اجازت ہے، روزانہ کی تجارت کی حد اور اشیاء کی حکومت سے منظور شدہ فہرست کے ساتھ۔ بھارت نے برآمد کے لیے متعدد اشیاء کی نشاندہی کی ہے، جن میں روایتی مصنوعات جیسے اون اور یاک کی دم شامل ہیں، جبکہ منظور شدہ اشیائے صرف تبت کی جانب سے درآمد کی جاتی ہیں۔ این ڈی ٹی وی کے مطابق، حکام نے ابھی تک محدود تعداد میں تجارتی پاسوں کی منظوری دی ہے، موسمی حد کے باوجود جو کہ 400 تک اجازت دیتا ہے۔ موجودہ معاہدہ بھارت کو 36 اشیا برآمد کرنے کی اجازت دیتا ہے، جن میں زرعی آلات، پراسیسڈ فوڈز، اور مسالوں سے لے کر ہینڈ لوم ٹیکسٹائل، گارمنٹس، برتن اور روایتی مذہبی اشیاء شامل ہیں۔ سخت ہمالیائی سردیوں اور طویل بندش سے نقصان اٹھانے کے بعد، نتھولا انٹیگریٹڈ چیک پوسٹ پر بنیادی ڈھانچہ بحال کر کے دوبارہ کام میں لگا دیا گیا ہے۔

این سی پی نے لوکمانیہ تلک اور انا بھاؤ ساٹھے کو خراجِ عقیدت پیش کیا

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی جانب سے آج عظیم مجاہد آزادی لوکمانیہ بال گنگا دھر تلک کی برسی اور نامور ادیب و عوامی شاعر انا بھاؤ ساٹھے کی یوم پیدائش عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر صبح جوہو چوپاٹی میں واقع لوکمانیہ تلک کی یادگار پر جا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ بعد ازاں پارٹی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ تقریب کے دوران لوکمانیہ تلک اور انا بھاؤ ساٹھے کی تصاویر پر گل ہائے عقیدت پیش کیے گئے اور ان کی قومی، سماجی اور ادبی خدمات کو یاد کیا گیا۔ تقریب میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر نواب ملک، پارٹی کے خزانچی اور رکن اسمبلی شیواجی راؤ گرجے، رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ، ممبئی کے ورکنگ صدر شیواجی راؤ نلاوڑے، ورکنگ صدر سدھارتھ کامبلے، دفتر کے سکریٹری سنجے تٹکرے سمیت ممبئی کے تمام ضلعی صدور، تعلقہ صدور، خواتین عہدیداران اور بڑی تعداد میں پارٹی کارکنان شریک ہوئے۔

جاپانی کمپنی این ٹی ٹی ڈیٹا نے بھارت میں

نیا ڈیجیٹل پیمنٹ پلیٹ فارم متعارف کرادیا

نئی دہلی۔ یکم اگست۔ ایم این این۔ جاپان کی بڑی ٹیکنالوجی کمپنی این ٹی ٹی ڈیٹا نے بھارت میں اپنے نئے ڈیجیٹل پیمنٹ پلیٹ فارم ADAPTIS کو متعارف کراتے ہوئے ملک کی تیزی سے پھیلتی ہوئی ڈیجیٹل ادائیگیوں کی مارکیٹ میں اپنی موجودگی مزید مضبوط کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیا پلیٹ فارم کاروباری اداروں اور تاجروں کو مختلف اقسام کی ادائیگیوں کے لیے ایک مربوط نظام فراہم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے دکانوں پر ہونے والی ادائیگیوں، ای کامرس، بڑے کاروباری اداروں اور دیگر ڈیجیٹل ادائیگی کی خدمات کو ایک ہی نظام کے تحت لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ این ٹی ٹی ڈیٹا بھارت میں پہلے ہی ادائیگیوں سے متعلق مختلف خدمات فراہم کر رہی ہے۔ کمپنی اب اپنے مختلف پیمنٹ سلوشنز کو ADAPTIS برانڈ کے تحت یکجا کرتے ہوئے بھارتی مارکیٹ میں کاروبار کو مزید وسعت دینے کی تیاری کر رہی ہے۔ بھارت دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی ڈیجیٹل ادائیگی مارکیٹوں میں شامل ہے۔ یو پی آئی کی غیر معمولی کامیابی کے بعد چھوٹے تاجروں سے لے کر بڑے کاروباری اداروں تک ڈیجیٹل ادائیگیوں کا استعمال تیزی سے بڑھا ہے، جس کے باعث عالمی پیمنٹ اور ٹیکنالوجی کمپنیوں کی دلچسپی بھی بھارتی مارکیٹ میں بڑھی ہے۔ ADAPTIS کے تحت آن لائن اور آف لائن ادائیگیوں کے ساتھ مختلف کاروباری ضروریات کے مطابق پیمنٹ سلوشنز فراہم کیے جائیں گے۔ کمپنی کا مقصد تاجروں کو محفوظ، تیز رفتار اور آسان ادائیگی کا ایسا نظام مہیا کرنا ہے جسے مختلف کاروباری ماڈلز کے مطابق استعمال کیا جا سکے۔ این ٹی ٹی ڈیٹا بھارت کو اپنی عالمی پیمنٹ حکمت عملی کا ایک اہم حصہ بنا رہی ہے۔ کمپنی بھارت کے یو پی آئی نظام کو دوسرے ایشیائی ممالک کے تیز رفتار ادائیگی نظاموں کے ساتھ جوڑنے کے امکانات پر بھی کام کر رہی ہے تاکہ سرحد پار ادائیگیوں کو آسان بنایا جا سکے۔ کمپنی اس سے قبل جاپان میں بھارتی یو پی آئی کی قبولیت بڑھانے کے لیے بھی اقدامات کر چکی ہے۔

8999942523 عبدالرحمٰن
9545332211 عبدالماجد
BIS 916 Hallmark
زِینت جیولرس
پیہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جیولرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس Mob: 9860871766

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی